Postal Reg No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53　　شمارہ 23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم
نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

19 ربیع الثانی 1425 ہجری 8 احسان 1383 ہش 8 جون 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 29 مئی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں کل حضور نے جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور مالی قربانی کی اہمیت اور برکات کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایّد امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کیلئے بن جاؤ

﴿ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریت: ۵۷) عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کرکے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنالیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو، اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۴۷ جدید ایڈیشن)

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کیلئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو، میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔" میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو، حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اور اس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض وجذبات کو مقدم نہ کرو"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۸ جدید ایڈیشن)

جب تک تم مال عزیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں کر سکتے

الحمد للہ جماعت میں دل کھول کر خرچ کرنے کے نظارے نظر آ رہے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ / مئی بمقام گروس گراؤ- جرمنی

قادیان ۲۸ / مئی ۰۴، سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں جرمنی کے دورہ پر ہیں حضور اقدس نے آج گروس گراؤ جرمنی میں مالی قربانی کی اہمیت اور افادیت پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور پُر نور نے آیت قرآنی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران: ۹۳) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

پھر فرمایا جماعت کا مالی سال ۳۰ / جون کو ختم ہوتا ہے اور دو تین مہینے پہلے سے ہی جماعت کے شعبہ مال کو اپنے لازمی چندہ جات کے پورا کرنے کی فکر پڑ جاتی ہے اور فکر کے اظہار کے خط آنے شروع ہو جاتے ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ بجٹ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا ان کی فکر اپنی جگہ پر لیکن ہمیشہ ہی یہ تسلی بنی رہتی ہے کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہماری ضروریات کا خوب اندازہ ہے اس نے ضروریات کے مطابق محض اپنے فضل سے سامان پورے فرمانے ہیں تا ہم چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نصیحت اور یاددہانی کرواتے رہو لہٰذا اس خطبہ میں میں اس کے متعلق نصیحت کروں گا۔ جس آیت کی ابھی تلاوت کی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تک تم اللہ کی راہ میں اپنے خرچ کے حساب کو صاف نہیں رکھتے اور جبتک تم مال عزیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں کر سکتے جو تمہارا مال ہے اللہ خوب جانتا ہے کہ کتنا ہے اس علیم وخبیر سے کچھ بات چھپی ہوئی نہیں لہٰذا صحیح رنگ میں تشخیص کرواؤ اور صحیح رنگ میں ادائیگی کرو۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت میں اللہ کے فضل وکرم سے ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والے ہیں خاص طور پر غریب لوگ بہت قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں ایسے مخلصین بھی ہیں کہ جب بجٹ لکھوادیتے ہیں اور اگر مالی تنگی ہو جائے تو پھر قرض لیکر بھی بجٹ پورا کرتے ہیں انہیں اگر کہا جائے کہ مالی تنگی کے اس دور میں اپنے چندہ میں تخفیف کروالو تو کہتے ہیں کہ ایسے دور میں جب ہم گھر کے اخراجات قرض لیکر پورا کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ کی خاطر دینے والے چندوں کو قرض لیکر پورا نہ کریں حضور نے فرمایا اگرچہ طاقت سے بڑھ کر اپنے

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شرمناک الزام تراشی !

(۲-آخری)

تسلسل کے لئے گزشتہ سے پیوستہ شمارہ ملاحظہ فرمائیں

گذشتہ گفتگو میں ہم عرض کرر ہے تھے کہ پاکستان کے سیاسی ملاں ان دنوں عوام کا سامنا کرنے سے اس قدر شپٹا گئے ہیں کہ پریشان ہو کر اپنی سابقہ عادت کی طرح احمدیوں کی آڑ لے کر بچنے کی کوشش کرر ہے ہیں پاکستان کے عوام اور مدرسوں کے انتہا پسند طالب علم اُن سے پوچھ رہے ہیں کہ چند سال قبل تک آپ لوگوں نے ہم کو جہاد اسلام کی خاطر تیار کیا تھا اور اب جہاد کے اس میدان میں ہمیں تم لوگوں نے نہ صرف اکیلا چھوڑ دیا ہے بلکہ اپنی کرسیاں بچانے کیلئے ہمیں دہشت گرد قرار دے دیا ہے اس کا جواب پاکستان کے مولاناؤں کے سیاسی گٹھ جوڑ ایم ایم اے کے پاس نہیں ہے جی ہاں وہی ایم ایم اے جس میں پاکستان کے چھ بڑے مذہبی گروہوں کے مختلف النوع علماء صاحبان شریک ہیں-ان علماء صاحبان کے پاس اپنے عوام کو صحیح جواب دینے کیلئے اب کچھ نہیں بچا ہے البتہ اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے انہوں نے یہ شوشہ چھوڑ دیا ہے کہ دنیا میں اسلام کے متعلق منفی اثر دراصل قادیانیوں کا اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ ہے اور اس طرح ایک دفعہ پھر یہ لوگ اسلام اور پاکستان کے خطرے کا بہانہ بنا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ان دنوں ایم-ایم-اے کی اس مفاد پرستی اور ابن الوقتی کا پاکستانی اخبارات میں خوب چرچا ہے چنانچہ روزنامہ ''ڈن'' اپنی ۹ رفروری ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

''ایم-ایم-اے نے اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کر کے کرسی کو اپنا مقصد بنالیا ہے مرکزی حکومت سے ایک سالہ مذاکرات کے دوران نہ تو شریعت کا نام لیا اور نہ ہی نفاذِ اسلام کیلئے عملی اقدامات کئے صرف اقتدار کے مزے لوٹنے کیلئے صدر جنرل مشرف کے تمام غیر آئینی اقدامات کو تسلیم کرلیا۔''

گذشتہ گفتگو میں ہم بتار ہے تھے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی علماء پر واضح کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کے دور میں جہاد بالسیف موقوف ہو جائے گا اور جو اس دَور میں اسلام کا نام لے کر جہاد کرنے جائے گا سخت ہزیمت و شکست کا مونہہ دیکھے گا۔البتہ تبلیغ اسلام کا جہاد اور نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد نہ صرف اس دَور میں جاری ہے بلکہ اس دَور کا تقاضا ہے کہ ان جہادوں کو نہایت شدّت سے جاری کیا جائے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

''اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔دینِ متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر نہ کردے۔''

(مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب مندرجہ رسالہ درود شریف تصنیف مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں:-

''اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے یہ بات مَیں نے اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۵)

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ اسلام کا جہاد اپنے زمانہ کے تمام علماء مفتیان سے کہیں بڑھ کر کیا انگریزوں کا وہ دَور جس میں اکثر مولویان و مفتیان اُن سے جاگیریں منصب اور خطابات کے حصول کیلئے کوششیں کرر ہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ برطانیہ کو بھی اسلام کی تبلیغ کی اور اس کو شرک سے توبہ کرنے کی تلقین کی۔آپ ملکہ برطانیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

''اے معزز ملکہ مجھے تعجب ہے کہ تو باوجود کمال فضل اور علم و فراست کے دین اسلام کی منکر ہے.....اور جس غور و فکر کی آنکھ سے سلطنت کے اُمور سرانجام دیتی ہے اس آنکھ سے اسلام کے بارے میں غور کیوں نہیں کرتی سخت تاریکی کے بعد اب جبکہ آفتاب طلوع ہو چکا ہے تو کیا اب بھی تو نہیں دیکھتی تو جان لے (اللہ تیری مدد کرے) یقیناً دین اسلام ہی انوار کا مجموعہ ہے نہروں کا منبع اور پھلوں کا بُستان ہے تمام ادیان اُسی کا ایک حصہ ہیں پس تو اس کی خوبصورتی کو دیکھ اور ان لوگوں میں سے ہو جا کہ جو اس سے بافراغت رزق دیئے جاتے ہیں اور اس کے باغات سے کھاتے ہیں یقیناً یہ دین ہی زندہ ہے برکات کا مجموعہ اور نشانات کا مظہر ہے جو پاکیزہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور بدیوں سے روکتا ہے اور جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے یا نافرمانی کرتا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔اے معزز ملکہ! دنیاوی نعماء کے لحاظ سے خدا کا بہت بڑا فضل تجھ پر ہے پس اب تو آخرت کی بادشاہت میں بھی دلچسپی پیدا کر اور توبہ کر اور اس خدائے واحد و یگانہ کی فرمانبرداری اختیار کر کہ نہ تو کوئی اس کا بیٹا ہے اور نہ ہی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک۔پس تو اس کی بڑائی بیان کر کیا تم اس کے علاوہ معبود بناتے ہو اُن کو جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔پس اگر تو کسی شک میں ہے تو آمَیں اس کی سچائی کے نشانات دکھانے کو تیار ہوں وہ ہر حال میں میرے ساتھ ہے جب مَیں اُسے پکارتا ہوں تو وہ میری پکار کا جواب دیتا ہے اور جب اُسے بُلاتا ہوں تو میری مدد کو پہنچتا ہے اور جب اس سے مدد کا طلبگار ہوتا ہوں تو میری نصرت فرماتا ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہر مقام پر میری مدد فرمائے گا اور مجھے ضائع نہیں کرے گا پس کیا تو جزا سزا کے دن کے خوف سے میرے نشانات اور صدق و سداد کے ظہور کو دیکھنا پسند کرے گی۔اے قیصرہ! توبہ کر،توبہ کر اور سُن تا کہ خدا تیرے مال میں اور ہر اُس چیز میں جس کی تو مالک ہے برکت بخشے اور تو ان لوگوں میں سے ہو جائے جن پر خدا کی رحمت کی نظر ہوتی ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۳۰-۵۳۳ ترجمہ از عربی عبارت)

یہ تو تھا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ملکہ برطانیہ کو واضح تبلیغ اسلام اور یہ جہاد کبیر آپ نے اس دَور میں کیا جبکہ بڑے بڑے علماء بجائے ان کو تبلیغ کرنے کے ان کی خوشامدوں میں مصروف تھے۔علامہ اقبال جیسے لوگ بھی ان کو ''سایۂ خدا'' قرار دے رہے تھے۔ایسے میں آپ نے ملکہ کو توبہ کرنے اور اسلام کی حقانیت کو سمجھنے کی پُر زور دعوت دی۔

جہاں تک عیسائی پادریوں کا تعلق ہے تو ان کے مقابل پر آپ نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیتے ہوئے ایسے جہاد کا اعلان فرمایا جو قلم کے ذریعہ سے شروع ہوا۔آپ نے فرمایا:-

''یہ مقام دارالحرب ہے پادریون کے مقابلہ پر ہم کو چاہئے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہم رنگ ہو جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اُسی طرز کے ہتھیار لے کر ہم کو نکلنا چاہئے اور وہ ہتھیار ہے قلم یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا اس میں یہی سِر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں بلکہ قلم کا زمانہ ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۲)

پس یاد رکھو یہ مسیح موعود کا زمانہ ہے اس دَور میں جہاد بالسیف اب موقوف ہو چکا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان کے بعد جو بھی جہاد کا نام لے کر اور تلوار پکڑ کر کافروں کے مقابل پر گیا اس نے سخت ہزیمت اُٹھائی اور آئندہ بھی اُٹھاتا رہے گا۔ہاں سرحدی جھگڑے زمینوں کے جھگڑے یا سیاسی جنگیں الگ چیز ہیں ان کا دینی جہاد سے کوئی تعلق نہیں ہے انہیں اسلامی جہاد کا نام دے کر اسلام کو بدنام نہیں کرنا چاہئے۔

پس پاکستان کے سیاسی ملاؤں سے ہماری یہی درخواست ہے کہ وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں تب انہیں خود پتہ چل جائے گا کہ اسلام کو بدنام کس نے کیا ہے احمدیوں نے یا غیر احمدی ملاؤں نے-!

بالآخر ہم اپنے انصاف پسند مسلمان بھائیوں سے یہی عرض کریں گے کہ جماعت احمدیہ آج بھی جہاد کبیر اور جہاد اکبر کے علم کو اُٹھائے ہوئے ہے اور بفضلہ تعالیٰ عرصہ سو سال سے خلافتِ احمدیہ کے زیر سایہ اس میں عظیم الشان کامیابیاں حاصل کر چکی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کامیابیاں و کامرانیاں جماعت احمدیہ کے مقدر میں لکھی جا چکی ہیں۔

دوسری طرف پاکستان کے سیاسی ملاں ہیں اور ان کی طرز پر چلنے والے ہندوستان کے ملاں بھی نہ تو وہ تلوار کے جہاد میں کامیاب ہو سکے اور نہ انہوں نے قرآن سے جہاد کیا اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے جہاد کا تو سوال ہی نہیں۔

جہاد تو بہت ارفع چیز ہے مسیح موعود کے انکار کے نتیجہ میں ان لوگوں کو آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ یہ پکے منافق بن گئے ہیں اپنوں میں جہاد کا اعلان کرتے ہیں اور اپنوں میں اس جہاد کی تلواریں چلاتے ہیں لیکن جب غیروں کے پاس جاتے ہیں تو جہاد کا انکار کر کے اپنے ہی بھائیوں کو جن کو جہاد کے لئے تیار کرتے ہیں دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔آج طالبان اور ان کے ہمنوا پاکستانی مدرسوں کے جنونی نوجوان پاکستان و افغانستان کی سرحدوں پر بموں سے اُڑائے جار ہے ہیں چیرے پھاڑے جار ہے ہیں غیروں کے پیروں تلے روندے جار ہے ہیں اور تڑپ تڑپ کر اپنی جانیں دے رہے ہیں۔ان پر بموں کی بارشیں برسائی جارہی ہیں معصوم مظلوم عورتیں اور بچے نہایت کسمپرسی کی حالت میں اپنی جانیں دے رہے ہیں۔لیکن یہ منافق ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنی کرسیوں کی خاطر بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ جہاد میں کودتے ان کو دہشت گرد قرار دے رہے ہیں۔کہاں ہیں جہاد کے تمہارے نعرے اور کھوکھلے دعوے-کاش تم خدا کے مامور کی بات مان لیتے تو ایک طرف اپنے بھائیوں کو بھی بچا لیتے تو دوسری طرف اسلام کو دشمنوں کے نشانۂ اعتراض اور تضحیک و شماتت سے بھی محفوظ کر سکتے۔ (منیر احمد خادم)

بدر کی مالی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں

حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے

ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی ظاہری و باطنی صفائی کی طرف خاص توجہ دے

دنیا میں ہر جگہ جماعتی عمارات صفائی و سرسبزی کے لحاظ سے منفرد نظر آئیں

مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں اور کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھیں

(طہارت و صفائی کے متعلق اسلامی تعلیمات کا پُر اثر بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۳؍اپریل ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۳؍شہادت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح،لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمن الرحيم – ملک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

اسلام ایک ایسا کامل اور مکمل مذہب ہے جس میں بظاہر چھوٹی نظر آنے والی بات کے متعلق بھی احکامات موجود ہیں۔ یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں انسان کی شخصیت کو بنانے اور کردار کو سنوارنے کا باعث بنتی ہیں۔ان سے ظاہری طور پر بھی انسان کے مزاج کا پتہ چلتا ہے۔اور اگر مومن ہے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق کا بھی پتہ چلتا ہے،انہیں باتوں میں سے ایک پاکیزگی یا طہارت یا نظافت ہے اور ایک مومن میں اس کا پایا جانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی اور صفائی پسند ہے اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (سورۃ البقرہ آیت :223)

لیکن یہ بات واضح ہونی چاہئے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ہے کہ اصل اللہ تعالیٰ کا محبوب انسان اس وقت بنتا ہے جب توبہ واستغفار سے اپنی باطنی صفائی کا بھی ظاہری صفائی کے ساتھ اہتمام کرے۔ہم میں سے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد ہم اپنی ظاہری و باطنی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں تا کہ ہماری روح وجسم ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والے ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء جلد نمبر ۸ نمبر ۳۱ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۷۰۵)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:”جو باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں ان کو دوست رکھتا ہوں،ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے۔اگر انسان اس کو چھوڑ دے اور پاخانہ پھر کر پھر طہارت نہ کرے تو اندرونی پاکیزگی پاس بھی نہ پھٹکے۔پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔اسی لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو، ہر نماز میں وضو کرو، جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگا لو،عیدین اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے،اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے(بدبو کا اندیشہ ہوتا ہے)۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت اور عفونت سے روک ہوگی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۷۰۴،۷۰۵)

صفائی کے بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں،حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ” اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ یعنی طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے“۔(مسلم کتاب الطهارة باب فضل الوضوء)

ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ” پاکیزگی اختیار کرنا نصف ایمان ہے“۔(المعجم الكبير جلد ۳ صفحہ ۲۸۴)

اب دیکھیں مومن کے لئے صفائی کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے،اور یہ احادیث اکثر مسلمانوں کو یاد ہیں،کبھی ذکر ہو تو آپ کو فوراً حوالہ بھی دے دیں گے۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس پر عمل کس حد تک ہے؟ یہ دیکھنے والی چیز ہے،اگر ایک جگہ صفائی کرتے ہیں تو دوسری جگہ گند ڈال دیتے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمانوں میں جس شدت سے صفائی کا احساس ہونا چاہئے وہ نہیں ہے اور اسی طرح اپنے اپنے ماحول میں احمدیوں میں بھی جو صفائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں وہ مجموعی طور پر نہیں ہیں۔ بجائے ماحول پر اپنا اثر ڈالنے کے ماحول کے زیر اثر آ جاتے ہیں۔ پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں اکثر جہاں گھر کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے،گھر سے باہر گند پھینک دیتے ہیں حالانکہ ماحول کو صاف رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنے گھر کو صاف رکھنا۔ ورنہ تو پھر اس گند کو باہر پھینک کر ماحول کو گندا کر رہے ہوں گے اور ماحول میں بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بن رہے ہوں گے۔اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔کوئی ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ گھروں کے باہر گند نظر نہ آئے۔ ربوہ میں، جہاں تقریباً ۹۸ فیصد احمدی آبادی ہے،ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔اب ماشاء اللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے۔ ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے ہیں۔کافی پودے، درخت گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں اور نظر بھی آتے ہیں۔اکثر آنے والے ذکر کرتے ہیں۔اور کافی تعریف کرتے ہیں۔کافی سبزہ ربوہ میں نظر آتا ہے۔لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ اردگرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آ رہا ہوگا اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھاکے اٹھ رہے ہوں گے۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں۔تا کہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کے لئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آ رہی ہے۔اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے۔اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کر سکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا

ہے۔اس وقت تو مجھے پتہ نہیں کہ کیا معیار ہے، 91ء میں جب میں گیا ہوں تو اس وقت شاید اس لئے کہ لوگوں کا رش زیادہ تھا، کافی مہمان بھی آئے ہوئے تھے لگتا تھا کہ ضرورت ہے اس طرف توجہ دی جائے اور میرے خیال میں اب بھی ضرورت ہوگی۔ اس طرف خاص توجہ دیں اور صفائی کا خیال رکھیں اور جہاں بھی نئی عمارات بن رہی ہیں اور تنگ محلوں سے نکل کر جہاں بھی احمدی کھلی جگہوں پر اپنے گھر بنا رہے ہیں وہاں صاف ستھرا بھی رکھیں اور سبزے بھی لگائیں، درخت پودے گھاس وغیرہ لگنا چاہئے اور یہ صرف قادیان ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اور جماعتی عمارات ہیں ان میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ وہ وقار عمل کر کے ان جماعتی عمارات کے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور وہاں پھول پودے لگانے کا بھی انتظام کریں اور صرف قادیان میں نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعتی عمارات ہیں ان کے اردگرد خاص طور پر صفائی اور سبزہ اس طرح نظر آئے کہ ان کی اپنی ایک انفرادیت نظر آتی ہو۔ پہلے میں تیسری دنیا کی مثالیں دے چکا ہوں صرف یہ حال وہاں کا نہیں بلکہ یہاں یورپ میں بھی میں نے دیکھا ہے، جن گھروں میں بھی گیا ہوں پہلے کبھی یا اب، کہ جو بھی چھوٹے چھوٹے آگے پیچھے صحن ہوتے ہیں ان کی کیاریوں میں یا گھاس ہوتا ہے یا گند پڑا ہوتا ہے۔کوئی توجہ یہاں بھی اکثر گھروں میں نہیں ہو رہی، چھوٹے چھوٹے صحن ہیں کیاریاں ہیں، چھوٹے سے گھاس کے لان ہیں اگر ذرا سی محنت کریں اور ہفتے میں ایک دن بھی دیں تو اپنے گھروں کے ماحول کو خوبصورت کر سکتے ہیں۔جس سے ہمسایوں کے ماحول پہ بھی خوشگوار اثر ہوگا اور آپ کے ماحول میں بھی خوشگوار اثر ہوگا۔اور پھر آپ کو لوگ کہیں گے کہ ہاں یہ لوگ ذرا منفرد طبیعت کے لوگ ہیں، عام جو ایشینز (Asians) کے خلاف ایک خیال اور تصور گندگی کا پایا جاتا ہے وہ دُور ہوگا۔مقامی لوگوں میں کچھ نہ کچھ پھر بھی شوق ہے وہ اپنے پودوں کی طرف توجہ دیتے ہیں جبکہ ہمارے گھر کا ماحول ان لوگوں سے زیادہ صاف ستھرا اور خوشگوار نظر آنا چاہئے اور یہاں تو موسم بھی ایسا ہے کہ ذرا سی محنت سے کافی خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر سڑکوں کی صفائی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

اگر سڑک پر جھاڑیاں یا پتھر اور کوئی گندی چیز ہو بلکہ آپ کا عمل یہ تھا کہ اگر کوئی گندی چیز ہوتی تو آپؐ اسے خود اٹھا کر ایک طرف کر دیتے اور فرماتے کہ جو شخص سڑکوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے خدا اس پر خوش ہوتا ہے اور اسے ثواب عطا کرتا ہے۔(مسلم .کتاب البر و الصلة)

اور یہاں تو گھر بھی اتنے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ سڑکوں پر آئے ہوتے ہیں اس لئے جتنا آپ اپنے چھوٹے سے صحن کو صاف رکھیں گے، سڑک کی صفائی بھی اس میں نظر آئے گی۔اسی طرح آپ فرماتے تھے کہ رستے کو روکنا نہیں چاہئے، رستوں پر بیٹھنا یا اس میں ایسی چیز ڈال دینا کہ مسافروں کو تکلیف ہو یا رستہ میں قضائے حاجت وغیرہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔(مشکوٰۃ .کتاب الطہارۃ)

اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سڑک یا فٹ پاتھ پر تھوک دیتے ہیں جو بڑا کراہت والا منظر ہوتا ہے تو اگر ایسی کوئی ضرورت ہو بھی تو ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ایک طرف ہو کر کنارے پر ایسی جگہ تھوکیں جہاں کسی کی بھی نظر نہ پڑے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ (المدثر: ٦.٥) اپنے کپڑے صاف رکھو، بدن کو، اور گھر کو اور کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی .صفحہ ٢٣ بحوالہ تفسیر جلد نمبر ٢ صفحہ ٢٩٦)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بدن کو بھی صاف رکھو، کپڑوں کو بھی صاف رکھو، اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جتنا حلیہ خراب ہو اتنی بزرگی زیادہ ہوتی ہے حالانکہ اسلامی تعلیم اس کے بالکل برعکس ہے۔ایک روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو وہ پسند کرتا ہے کہ وہ اس نعمت کا اثر اس بندے پر دیکھے"۔(مسند احمد بن حنبل)

پھر ایک روایت ہے، جو ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے جسم کے کپڑے معمولی اور گھٹیا تھے۔آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔آپؐ نے پوچھا کس طرح کا مال ہے۔میں نے کہا ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے۔اونٹ بھی ہیں، گائے بھی ہیں۔بکریاں بھی ہیں گھوڑے بھی ہیں اور غلام بھی ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا "جب اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اس کے فضل اور احسان کا اثر و نشان تمہارے جسم پر ظاہر ہونا چاہئے"۔(مشکوٰۃ المصابیح)

بعض لوگ تو طبعاً ایسے ہوتے ہیں کہ توجہ نہیں دیتے کہ صحیح طرح کپڑے پہن سکیں اور بعض کنجوسی میں اپنا حلیہ بگاڑ کر رکھتے ہیں۔تو بہر حال جو بھی صورت ہے اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم پر فضل اور احسان کیا ہے اس کا اظہار تمہارے حلیے سے بھی ہونا چاہئے، تمہارے کپڑوں سے، تمہارے لباس سے تمہارے گھروں سے، اس لئے اپنا حلیہ درست رکھو اور اچھے کپڑے پہنا کرو۔یہ نصیحت ان کو کی۔

ایک روایت میں ہے حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پراگندہ بال شخص کو دیکھا یعنی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور فرمایا کہ "کیا اس کے پاس بال بنانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔اور ایک گندے کپڑے والے شخص کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا اسے کپڑے دھونے کے لئے پانی میسر نہیں"۔

(سنن ابو داؤد .کتاب اللباس .باب فی غسل الثوب)

مطلب یہ تھا کہ یہ شخص اس حالت میں کیوں ہے۔اب بعض لوگ ہمارے ملکوں میں پاکستان وغیرہ میں گندے کپڑوں والے اور لمبے چوغے پہنے ہوتے ہیں۔گھنگھرو اور کڑے پہنے ہوئے ایسے لوگوں کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ ملنگ ہے، بڑا پہنچا ہوا بزرگ ہے حالانکہ یہ سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت ایسے لوگوں سے پاک ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت عطاء ابن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر اور داڑھی کے بال درست کرو۔جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کر کے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل (یعنی یہ خوبصورت شکل) بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ وہ شیطان اور بھوت لگے۔

(موطأ امام مالک .باب ما جاء فی الطعام و الشراب و اصلاح الشعر)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے غلیظ حلیے والے لوگوں کو شیطان سے تشبیہ دی ہے۔اور پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں ایسے حلیے کے لوگوں کو دیکھ کے ملنگ اور اللہ والے کہا جاتا ہے۔تو یہ تضاد دیکھ لیں اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے اس زمانے کے امام کو نہیں مانا اور پہچانا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایسا شخص جس کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہوگا۔وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ ہر شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے"۔(مسلم .کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ)

اب اس حدیث سے یہ واضح ہونا چاہئے کہ صاف ستھرا رہنے یا اچھے کپڑے پہننے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے اور یہ خیال دل میں نہیں آنا چاہئے کہ اپنے سے مالی لحاظ سے کمتر کسی شخص کے ساتھ نہ بیٹھوں۔اگر یہ صورت ہوگی تو پھر تکبر ہے۔ورنہ اچھے کپڑے پہننا اور صاف ستھرا رہنا، اچھے جوتے پہننا یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار ہے۔اور اگر تکبر ہوگا تو تب فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے پھر جنت کے دروازے بند ہیں۔اس لئے مومن اور دنیا دار میں یہی فرق ہے کہ وہ صاف ستھرا رہتا ہے، اچھے کپڑے پہنتا ہے اچھے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

جوتے پہنتا ہے اپنے گھر کو سجا کر رکھتا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو خوبصورتی پسند ہے یعنی اس کا یہ ظاہری خوبصورتی کا اظہار بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے، اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے اور کیونکہ مومن کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے غریب آدمی کے ساتھ مالی لحاظ سے اپنے سے کم بھائی کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا اس کا پاس لحاظ رکھنا یہ بھی اس کے لئے ایسا ہی ہے جیسا کسی مالدار شخص کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس کا پاس لحاظ کرنا ہے۔

یہ ہے اسلامی تعلیم کہ تم خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا اپنے ظاہری رکھ رکھاؤ سے اظہار بھی کرو لیکن اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ان غریبوں کا بھی خیال رکھو تا کہ ان کا ایک بھائی کی حیثیت سے حق پورا ادا ہو۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے جب آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا تو سول سروس میں گئے کیونکہ برصغیر میں عموماً افسر اپنے آپ کو عام آدمی سے بالا سمجھتے تھے اور اب بھی اکثر پاکستان وغیرہ میں جو بیوروکریٹ ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم کوئی ایسی شخصیت ہیں جو دوسروں سے بالا ہیں اور غریب آدمی کے وقت اور عزت کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ حضرت میاں صاحب جب اپنے علاقے میں افسر بن کر گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور نصائح کے علاوہ ان کو ایک یہ بھی نصیحت کی تھی کہ تمہارے گھر کا کوئی قالین کا ٹکڑا یا ڈرائینگ روم کا صوفہ کسی غریب کو تمہارے گھر میں قدم رکھنے یا بیٹھنے سے نہ روکے یا روک نہ بنے۔ بڑی پُرحکمت نصیحت ہے۔ ایک تو یہ کہ غریب بھی تمہارے گھر میں بے جھجک آسکے، کوئی روک نہ ہو۔ دوسرے اس کو بھی وہی عزت دو جو کسی امیر کو دو۔ تو حضرت میاں صاحب نے ہمیشہ غریبوں کا بہت خیال رکھا اور اس نصیحت پر عمل کیا۔ ہمارے آج کل کے افسروں کو بھی اس نصیحت کو پلے باندھنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ سفر کی وجہ سے کسی غریب کے کپڑے میلے ہیں تو اس کے صوفے پہ بیٹھنے سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہو۔ پھر صفائی کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو لگانے کو بھی بہت پسند فرمایا ہے اور اس تحفے کو بھی بڑا پسند کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبو دے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

(مسند الامام اعظم۔ کتاب الادب صفحہ ۲۱۱)

روایت آتی ہے کہ آپؐ کے جسم میں سے تو ہر وقت خوشبو آتی رہتی تھی۔ جیسے حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک دفعہ میرے گال پر ہاتھ پھیرا تو آپؐ کے ہاتھ سے میں نے ایسی اعلیٰ درجہ کی خوشبو محسوس کی جیسے وہ ابھی عطار کی صندوقچی سے باہر نکلا ہو۔ (مسلم۔ کتاب الفضائل باب طیب رائحۃ النبی ﷺ)۔ یعنی جو شخص عطر بناتا ہے اس کا جو ڈبہ جس میں عطر پڑے ہوتے ہیں جس طرح اس میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

حضرت جابرؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے، اس پر اگر کوئی آپؐ کے پیچھے جاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص خوشبو کی وجہ سے اسے پتہ چل جاتا تھا کہ حضورؐ ابھی یہاں سے گزر کر گئے ہیں۔ (تاریخ الکبیر للبخاری نمبر ۴۲۹۷)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعے کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے صفائی کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو میں سے کچھ لگائے، پھر نماز کے لئے نکلے تو اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ باب الدھن للجمعۃ)

تو یہاں اس سے یہ مراد ہے کہ نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خوشبو لگا کر مسجد میں جاؤ تا کہ اس کے بندوں کو، ساتھ بیٹھے ہوؤں کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو بھی خوشبو اور صفائی پسند ہے۔ یہ نہیں کہ اس حکم کے مطابق تیار ہو کر جمعہ پڑھ لیا اور سارا ہفتہ اس کے بندوں کو تکلیف دیتے رہے تو گناہ بخشے گئے۔ عمل کا دارومدار نیتوں پر ہے، اس حدیث کو بھی سامنے رکھنا ہوگا نیت نیک ہو تب ثواب بھی ملتا ہے۔

دانتوں کی صفائی کے بارے میں روایت ہے، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہوتی ہے۔ خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے۔

(بخاری۔ کتاب الصوم باب سواک الرطب و الیابس للصائم)

پھر اسی بارے میں دوسری روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کی یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو یہ حکم دیتا کہ ہر نماز پر مسواک کیا کریں۔ (بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ بالسواک یوم الجمعۃ)

اب بعض لوگوں کے منہ سے بو آتی ہے۔ ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے، لوگوں کی تکلیف کا احساس ہونا چاہئے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کیا کرتے تھے۔ آج کل ڈاکٹر اپنی تحقیق کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ صبح شام ضرور برش کرنا چاہئے۔ رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھ کر۔ ورنہ بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بلکہ ایک تحقیق یہ بھی کہتی ہے کہ آدمی جب صبح اٹھتا ہے تو اس کے دانتوں پر چھ سو مختلف سپیشیز (species) کے لاتعداد بیکٹیریا ہوتے ہیں۔ سپیشیز (species) ہی چھ سو ہوتی ہیں جو دانتوں پہ لگی ہوتی ہیں اور تعداد کتنی ہے، یہ پتہ نہیں۔ لیکن دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سو سال پہلے ہمیں بتا دیا کہ سو کر اٹھو تو پہلے دانت صاف کرو۔ اب ان باتوں کو دیکھ کر آج کل کے ڈاکٹرز اور سائنسدان کو خدا اور اسلام کی سچائی پر یقین ہونا چاہئے کہ جو باتیں اس زمانے کی تحقیق سے ثابت ہو رہی ہیں اور اب پتہ لگ رہی ہیں وہ باتیں آج سے پندرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتا چکے ہیں۔

کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھونے کا حکم آتا ہے۔ آپؐ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوتے تھے اور کلّی کرتے تھے بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کلّی کرتے اور آپؐ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلّی کئے نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری کتاب الاطعمہ)

کھانا کھا کر کلّی بھی کرنی چاہئے اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں۔ اور اس سے پہلے بھی تا کہ ہاتھ صاف ہو جائیں۔ اور بعد میں اس لئے کہ سالن کی بُو منہ اور ہاتھوں سے نکل جائے۔ آج کل تو مسالے بھی ایسے ڈالے جاتے ہیں کہ کھاتے ہوئے شاید اچھے لگتے ہوں لیکن اگر اچھی طرح ہاتھ منہ نہ دھویا ہو تو بعد میں دوسروں کے لئے کافی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ہاتھ دھو کر دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا چاہئے۔ (بخاری۔ کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام و الاکل بالیمین۔)

دوسری جگہ فرمایا گند وغیرہ کی صفائی کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرو۔ لیکن آج کل یہاں یورپ میں کیونکہ لوگوں کو احساس نہیں ہے دائیں اور بائیں کا، اکثر دیکھا ہے گورے انگریز، عیسائی بائیں ہاتھ سے ہی کھا رہے ہوتے ہیں۔ کبھی سڑک پہ جاتے ہوئے نظر پڑ جائے تو ہاتھ میں برگر ہوتا ہے ہمیشہ دیکھیں گے بائیں ہاتھ سے کھا رہے ہوں گے۔ چپس کا لفافہ دائیں ہاتھ میں ہوگا اور بایاں ہاتھ استعمال ہو رہا ہوگا۔ بعض لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں، اس سے بچنا چاہئے۔ کھانا بہرحال دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے۔

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت انسانی میں داخل ہیں۔ مونچھیں تراشنا، ڈاڑھی رکھنا (خاص مردوں کے لئے ہے)، مسواک کرنا پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کٹوانا، انگلیوں کے پورے صاف رکھنا بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال لینا، استنجاء کرنا، طہارت کرنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں شاید وہ کھانے کے بعد کلّی کرنا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ)

یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو صفائی کے ساتھ ساتھ حفظان صحت کے اصولوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہو گیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو، پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو، تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔ یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہرحال اس میں حقیقت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہوگا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔ پھر ناخن کٹوانا ہے، اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہو گیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گندگی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔

صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہو گئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں مسجد کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔ تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔ صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آ رہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی مسجد کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن مساجد میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہر حال صفائی ہونی چاہئے۔ اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن مسجد میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگر بتیاں جلا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہو جاتا ہے، پاکستان میں ایک مسجد میں اگربتی کسی نے لگا دی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگر بتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اس بات کی تحریک کرتے رہتے تھے کہ خاص طور پر اجتماعات کے دنوں میں جب لوگ اکٹھے ہو رہے ہوں مسجدوں کی صفائی کا خیال رکھا کریں اور ان میں خوشبو جلایا کریں تا کہ ہوا صاف ہو جائے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب الصلوٰۃ)

ایک اور روایت ہے۔ آپؐ ہمیشہ صحابہ کو نصیحت کرتے رہتے تھے کہ اجتماع کے موقع پر بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آیا کریں۔ جب نمازوں کے لئے مسجد میں آتے ہیں تو پیاز اور لہسن وغیرہ چیزیں کھا کر نہ آئیں۔ (بخاری۔ کتاب الاطعمہ)

اور اس کے ساتھ ہی بعض دفعہ جرابیں بھی کئی دنوں کی گندی ہوتی ہیں ان سے بھی بو آتی ہے وہ بھی پہن کے نہیں آنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ یعنی ہر ایک پلیدی سے جدا رہ۔ یہ احکام اسی لئے ہیں تا کہ انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے (یعنی اپنے آپ کو جسمانی بلاؤں سے بچائے) عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے۔ کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو اور خلال کرو اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ۔ اور بدبوؤں سے دور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانے میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا۔ وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کی رو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی ان کی صحت خطرے میں تھی۔ (جسمانی پاکیزگی تو یہاں یورپ میں لوگوں میں کم ہی ہے۔) سو یہ خدا تعالیٰ کا ان پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرمایا کہ ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ یعنی بے شک کھاؤ پیو، مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر زیادتی کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ (یعنی مقدار میں اس کی حالت کو دیکھ کے کھاؤ اور زیادتی نہ کرو) افسوس پادری اس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجے پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے، ان میں سے مردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے۔ اور ان کا زہریلا اثر معدے پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بدبو آتی ہے جیسے چوہا مرا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ رکھو، نہ خلال کرو، نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے اور چند روز دکھ اٹھا کر اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں (یعنی وفات ہو جاتی ہے) بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظان صحت سے (حفظان صحت کے قواعد چھوڑنے سے) اوروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ اور آخر ان ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھوں سے اکٹھا کرتے ہیں وبائی صورت میں مشتمل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے۔ اور اس تمام مصیبت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکھتے۔ پس دیکھو کہ قرآنی اصول کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں۔ اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور مونہوں سے دور نہیں کرتے ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوع انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور کیسی یک دفعہ وبائیں پھوٹتی اور موتیں پیدا ہوتی ہیں اور شور قیامت برپا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ لوگ مرض کی دہشت سے اپنے گھروں اور مال اور املاک اور تمام جائیداد سے جو جانکاہی سے اکٹھی کی تھیں دستبردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے۔ ڈاکٹروں سے پوچھو اور طبیبوں سے دریافت کرو کہ کیا ایسی لاپرواہی جو جسمانی طہارت کی نسبت عمل میں لائی جائے وبا کے لئے عین موزوں اور موید ہے یا نہیں پس قرآن نے کیا برا کیا کہ پہلے جسموں اور گھروں اور کپڑوں کی صفائی پر زور دے کر انسانوں کو اس جہنم سے بچانا چاہا جو اسی دنیا میں یک دفعہ فالج کی طرح گرتا اور عدم تک پہنچاتا ہے"۔ (ایام الصلح صفحہ ۹۵،۹۶۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ ۴۹۶،۴۹۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہری اور باطنی صفائی کی طرف توجہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀❀

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ مغربی افریقہ کی ایمان افروز روداد

☆ جماعت کے مختلف سکولوں، ہسپتالوں کا معائنہ اور سنگ بنیاد - مساجد کا افتتاح ☆ جامعہ احمدیہ ''الارو'' کا معائنہ ☆ MTA سٹوڈیو بینن کا افتتاح ☆ مبلغین کرام، ذیلی تنظیموں کی نیشنل عاملہ کے ممبران اور واقفین نو کلاس کا جائزہ و ھدایات ☆ نائیجیریا کے خصوصی جلسہ میں ۳۰ ہزار مرد و زن سے خطاب

رپورٹ مرتبہ : عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور کے دورہ مغربی افریقہ کے موقع پر حضور انور کی مصروفیات کے بارہ میں بینن Benin کی رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

چھٹا دن 9 اپریل 2004 بروز جمعۃ المبارک:۔

صبح (چھ) بجے حضور انور نے Portonovo کی پہلی مسجد میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی یہ Portonovo کی پہلی مسجد ہے اور موجودہ مشن ہاؤس سے جہاں حضور نے قیام کیا تھا تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ بارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور جمعہ کی ادائیگی کیلئے مسجد ''بیت التوحید'' Cotonou تشریف لے گئے۔ جہاں ایک بجے حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ ٹیلیفون لائن کے ذریعہ MTA پر براہ راست نشر کیا گیا۔

Cotonou میں ''مسجد بیت التوحید'' ایک تاریخی مسجد ہے۔ یہاں پہلے کچی مسجد ہوا کرتی تھی جنوری 87ء میں عبد السلام صاحب مرحوم بینن تشریف لائے تھے تو نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے حکومت نے Cotonou کی سب سے بڑی مسجد کا انتخاب کیا تھا اور قالین وغیرہ بچھائے تھے۔ جب نماز جمعہ کا وقت آیا تو ڈاکٹر صاحب نے پوچھا یہاں احمدیوں کی مسجد کہاں ہے مجھے وہاں جانا ہے تو حکومت کے افسران نے کہا کہ ہم نے نماز جمعہ کیلئے سب سے بڑی مسجد میں انتظام کیا ہے۔ آپ وہاں چلیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا میں احمدیہ مسجد جاؤں گا۔ چنانچہ پروٹوکول کو بالائے طاق رکھ کر ڈاکٹر صاحب احمدیہ مسجد پہنچے۔ افسران بھی ساتھ تھے۔ اس وقت یہ مسجد ایک چھوٹی سی خستہ حال کچی مسجد تھی۔ جس پر ٹین کی چھت تھی۔ چند آدمی اندر نماز پڑھ سکتے تھے مسجد کی جگہ بھی بہت خراب تھی اردگرد گندا پانی جمع رہتا تھا۔ ہر کوئی دیکھنے والا حیران تھا کہ یہ شخص شہر کی سب سے بڑی مسجد کو چھوڑ کر اس خستہ حال مسجد میں آیا ہے۔ ڈاکٹر سلام صاحب نے اس مسجد میں نماز جمعہ ادا کی اور جو چند احمدی احباب تھے ان کے ساتھ گھل مل گئے اور باتیں کرتے رہے۔ آج اسی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک وسیع و عریض دو منزلہ بڑی خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جس میں آٹھ صد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ مسجد ہائی وے کے اوپر ہے اور دور سے نظر آتی ہے۔

نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ مسجد کی بیرونی دیواروں کو ٹائلز سے مزین کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے فرمایا اب اس کام کو بھی جلد مکمل کروائیں۔ اس کے بعد حضور Portonovo میں ایک ابتدائی مخلص احمدی 'راجی' خاندان کے گھر تشریف لے گئے جہاں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

> صدر نیشنل اسمبلی نے حضور انور کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہا اور جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ میں سارے ممبران اسمبلی کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ کے سپریم ہیڈ تشریف لائے تھے۔ ہمارے ان سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور میں ہر طرف دیکھ رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ خوب خدمات بجا لا رہی ہے۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور صدر نیشنل اسمبلی حکومت بینن سے ملاقات کے لئے اسمبلی ہاؤس تشریف لے گئے۔ صدر نیشنل اسمبلی سے ملاقات پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ صدر نیشنل اسمبلی نے حضور انور کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہا اور جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ میں سارے ممبران اسمبلی کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ کے سپریم ہیڈ تشریف لائے تھے۔ ہمارے ان سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور میں ہر طرف دیکھ رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ خوب خدمات بجا لا رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا یہاں آنے کا مقصد اور ہمارے مذہب کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسانیت کو اکٹھا کریں ان سے محبت کریں اور مجھے اچھا لگا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں محبت ہے اور مہمان نوازی بھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ملک ترقی کرے۔ آپ اور خدمت کر سکیں اور اس کام کو بینن کے لوگوں کے لئے اور آگے بڑھا سکیں۔ آخر پر صدر اسمبلی نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور نے مجھ سے براہ راست بات کی اور ملاقات کا موقعہ دیا ہے۔

اس ملاقات کے بعد پریس کے نمائندگان نے انٹرویو لیا۔ جس میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری دوستانہ ماحول میں عام سادہ باتیں ہوئی ہیں نہ ہم سیاسی لیڈر ہیں اور نہ ہی سیاسی باتیں کرتے ہیں۔ انسانیت کی ترقی اور بہبود پر گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے بعد شام چھ (٦) بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے انسٹی ٹیوٹ تشریف لے گئے۔ جہاں انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا۔

اس انسٹی ٹیوٹ کا نام یہ ہے

Universtie Abomey-Calavi

The Abdus Salam International Centre

for Theoretical Physics (Italy)

Institut De Mathematiques Et De Sciences Physicqes

یونیورسٹی کے ڈائریکٹر، وائس ڈائریکٹر نے حضور انور کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بینن کے لئے خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں آنے سے پہلے علم نہیں تھا کہ فارمل خطاب کرنا پڑے گا۔ میں آپ کے اس انسٹی ٹیوٹ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ دنیا کے اس ایریا میں ایسا انسٹی ٹیوٹ ہے جس کو میں بہت زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اور آپ جو کوشش کر رہے ہیں میں جانتا ہوں کہ افریقہ میں بہت پوٹینشل ہے۔ مگر بہت سے وسائل کی ضرورت ہے یہ ایک حوصلہ افزاء بات ہے کہ ایسا ادارہ ہے جو اس قوم کے ذہنوں کو جلا بخشتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہاں کے سٹاف کو اچھی ایڈمنسٹریشن کی توفیق ملے اور جو طلباء پڑھ رہے ہیں اور جو آئندہ پڑھیں گے ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ ملک کا آپ پر حق ہے کہ اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت کریں۔ جب اپنی تعلیم مکمل کریں تو باہر جانے سے پہلے کچھ عرصہ ضرور اپنے ملک کی خدمت کریں۔ اگر آپ اپنے ملک کی ایمانداری اور محنت اور اخلاص سے خدمت کریں گے تو اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک میں لا کھڑا کریں گے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا دے۔ آمین

اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور انسٹی ٹیوٹ کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔ جہاں حضور انور نے مبلغین اور ان کی فیملیز سے ملاقات کی۔ یہ فیملی ملاقاتیں ۸:۳۰ بجے تک جاری رہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے ہمسایہ ملک ٹوگو (TOGO) سے آنے والے وفد سے ملاقات کی۔ ٹوگو کی ۲۷ جماعتوں سے ۱۶۸ افراد پر مشتمل یہ وفد بڑا کٹھن اور تکلیف دہ سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے پہنچا تھا۔ ان میں سے بعض لوگوں کی عمریں ۷۰ سال سے اوپر تھیں۔ اس وفد میں خواتین بھی شامل تھیں۔ بعض لوگ ۷۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ یہاں رستے بھی خراب ہیں اور ٹرانسپورٹ کا بھی بُرا حال ہے لیکن اس کے باوجود یہ سب احمدی احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور تصویریں بھی کھینچی گئیں۔ اس وفد نے دو دن قیام کیا اور پانچوں نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد سے ملاقات کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

10 اپریل 2004 بروز ہفتہ:

آٹھ بجے حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے دس بجے تک جاری رہیں۔

دس بجے حضور انور نے دعا کے ساتھ "ایم ٹی اے سٹوڈیو، بینن" کا افتتاح فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ MTA کیلئے ڈاکومینٹری فلم تیار کریں اور بھجوائیں۔ اس پروگرام میں بینن کا کلچر وغیرہ بھی دکھائیں۔

ایم ٹی اے سٹوڈیو کے افتتاح کے بعد حضور انور "وقف نو کلاس" کیلئے تشریف لے گئے جس کا انتظام قریب ہی ایک ہوٹل کے ہال میں کیا گیا تھا۔ بچوں نے فرنچ زبان میں اپنے پروگرام پیش کئے۔ حضور نے بچوں کا نماز اور قرآن کریم ناظرہ کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ امیر صاحب، سیکرٹری وقف نو اور لجنہ و خدام، اطفال و ناصرات کی تنظیمیں باقاعدہ پروگرام بنائیں اور نماز سکھائیں۔ فرمایا: ان بچوں کو کہیں کہ نماز باترجمہ سیکھیں۔ یہ بچے جو دعا مانگ رہے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا نماز اور اس کا ترجمہ ہر بچے کو آنا چاہئے۔ فرمایا: جو نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ کلمہ طیبہ کے بعد دوسری بڑی چیز نماز ہے۔ پھر حضور انور نے ایک بچے سے کلمہ طیبہ سنا اور دو ناصرات سے نظمیں سنیں۔ حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ گھر جا کر اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑیں، اپنے مبلغین کے پیچھے پڑیں اور ان سے قرآن کریم پڑھنا سیکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ فرنچ زبان کس کس کو آتی ہے۔ اس پر سبھی بچوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور نے فرمایا آپ سب بچے مجھے اپنے خط میں لکھیں کہ آپ نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ حضور نے وہاں پر موجود والدین کو بھی فرمایا کہ بچوں کو نماز اور قرآن کریم پڑھنا سکھائیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور نے بچوں میں قلم تقسیم فرمائے اور چاکلیٹ بھی تقسیم کروائے۔

وقف نو کلاس کے بعد اسی ہال میں ۱۲ بج کر دس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو پونے دو بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور موقع پر ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں اور بتایا کہ آپ کی کیا ذمہ داری ہے۔ آپ نے کس طرح کام کرنا ہے۔ آپ کے کام میں جو خلا ہیں ان کو کس طرح دور کرنا ہے اور آئندہ کیسے کام کرنا ہے۔ حضور انور نے تمام شعبوں کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ عاملہ کے ہر شعبہ کو فعال ہونا چاہئے۔ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کام کو آگے بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مبلغین سے باری باری ان کے علاقہ جات / ریجنز میں کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور نومبائعین سے رابطوں کے بارہ میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ آپ سب نے ہر ایک جماعت تک پہنچنا ہے اور نئے آنے والوں سے رابطہ قائم رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان رابطوں کے ساتھ ساتھ نومبائعین کو چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں۔

حضور نے ہدایت فرمائی کہ تربیت کا کام بے حد ضروری ہے۔ یہ سارا سال جاری رہنا چاہئے۔ باقاعدہ ٹیمیں بنائیں جو سارا سال تربیت کے کام پر مامور رہیں اور تبلیغی پروگرام اپنی جگہ پر جاری رہیں۔ یہ میٹنگ پونے دو بجے ختم ہوئی اس کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔ جہاں سے سوا دو بجے سمندر کے کنارے ایک تفریحی پروگرام کے لئے روانگی ہوئی۔ وہاں پہنچ کر پونے تین بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اس پروگرام میں تمام مبلغین، ڈاکٹر صاحبان اور ان کی فیملیز شامل ہوئیں۔ جماعت کے مقامی عہدیداران نے بھی شرکت کی۔

اسی جگہ پر شام پونے چھ بجے بینن میڈیا / پریس کے ساتھ ایک ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ۲۱ جرنلسٹس شامل ہوئے۔ حضور انور باری باری ان سب نمائندگان سے ملے۔ امیر صاحب بینن نے حضور انور کا تعارف کروایا اور بینن میں آمد اور دورہ کا بتایا۔ حضور انور نے آخر پر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ چائے اور مشروبات سے ان مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

بعد ازاں حضور کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر تشریف لے گئے اور مبلغین سے گفتگو فرماتے رہے۔

پونے سات بجے یہاں سے مسجد احمدیہ کوتونو (Cotonou) کے لئے روانگی ہوئی جہاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد آٹھ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ان دونوں تنظیموں کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا: "دستور اساسی کے مطابق عہدے بنا کر کام کریں اور ہر ماہ اپنی رپورٹس مجھے بھجوائیں"۔ حضور انور نے دونوں مجالس عاملہ کی تفصیل سے رہنمائی فرمائی اور ہدایات دیں۔

اس تقریب میں میئر آف پاراکو (یہ صاحب میئرز ایسوسی ایشن آف بینن کے صدر ہیں)، ڈائریکٹر ملٹری کیبنٹ، پریذیڈنٹ آف بینن اپنی اہلیہ کے ساتھ، ایئر فورس کے جنرل، پریذیڈنٹ ریپبلک آف بینن کے ٹکنیکل ایڈوائزر، وائس ڈائریکٹر جنرل آرمی، پریذیڈنسی کی سیکورٹی کے ہیڈ اور سپریم کورٹ کے جج وغیرہ شامل ہوئے

رات ۹ بجے حضور انور ایک تقریب عشائیہ میں شرکت کے لئے Marina Hotel تشریف لے گئے اور آنے والے مہمانوں سے ملاقات کی۔ اس تقریب میں میئر آف پاراکو (یہ صاحب میئرز ایسوسی ایشن آف بینن کے صدر ہیں)، ڈائریکٹر ملٹری کیبنٹ، پریذیڈنٹ آف بینن اپنی اہلیہ کے ساتھ، ایئر فورس کے جنرل، پریذیڈنٹ ریپبلک آف بینن کے ٹکنیکل ایڈوائزر، وائس ڈائریکٹر جنرل آرمی، پریذیڈنسی کی سیکورٹی کے ہیڈ اور سپریم کورٹ کے جج وغیرہ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی موجود تھے۔ یہ پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور نے دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور کوتونو سے پورٹونووو کے مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور رات ساڑھے گیارہ بجے وہاں پہنچے۔

میئر آف پاراکو نے جو اس تقریب میں شامل تھے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ جب حضور بورکینا فاسو میں تھے تو وہاں کے میئر نے مجھے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہمارے ملک میں ہیں اور ہم نے اس اس طرح ان کا استقبال کیا ہے اور اعزاز دیا ہے۔ اس پر بینن کے اس میئر نے کہا کہ میں نے اسے جواب دیا کہ جب خلیفۃ المسیح ہمارے ملک آئیں گے تو دیکھنا ہم ان کا کس طرح استقبال کرتے ہیں۔ چنانچہ اس میئر نے پاراکو شہر سے پانچ میل باہر آ کر مین ہائی وے پر حضور انور کا استقبال کیا اور پھر حضور انور کو گورنر کے ساتھ مل کر ہوٹل تک چھوڑنے آئے اور اب اس تقریب کے لئے پاراکو سے ۴۵۰ کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

پاراکو (Parakou) میں جماعت کے پاس ہسپتال کے لئے چھ ہزار مربع میٹر زمین تھی۔ اس میئر نے ۲۰ ہزار مربع میٹر مزید زمین جماعت احمدیہ کو دینے کا اعلان کیا۔ اور اپنے اعلان میں کہا کہ میں یہ زمین اس لئے جماعت احمدیہ کو دے رہا ہوں کہ اگر کوئی جماعت اس ملک میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ ریڈیو پر میئر کا یہ اعلان نشر ہوا۔

11 اپریل 2004ء بروز اتوار:

آج بینن سے نائجیریا کیلئے روانگی کا دن تھا صبح چھ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ ۹ بجے بینن، نائجر، ٹوگو اور ساؤٹومے کے مبلغین کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے مبلغین کو بعض امور سے متعلق ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔

یہ میٹنگ بیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے نائجیریا کے لئے روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں ناریل کا ایک پودا لگایا۔

سوا دس بجے احمدیہ مشن ہاؤس پورٹونووو (Portonovo) (بینن) سے نائجیریا کے لئے روانگی ہوئی۔ اس موقع پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد مشن ہاؤس سے باہر جمع تھی۔ ٹوگو سے آنے والا وفد بھی موجود تھا۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب جماعت کے چہرے اداس تھے۔ سبھی احباب سے مصافحہ کے بعد حضور انور نے بڑی پرسوز دعا کروائی اور قافلہ نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں نائجیریا کے لئے روانہ ہوا۔

قافلہ کی روانگی جماعت احمدیہ نائجیریا کی گاڑیوں میں ہوئی۔ ایک روز قبل امیر صاحب نائجیریا مکرم الحاج جی۔ ایم۔ مشاتو صاحب، ذکر اللہ ایوب صاحب، نائب امیر نائجیریا اور سعید الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ چند خدام اور سات گاڑیوں کے ساتھ پورٹونووو (بینن) پہنچ چکے تھے۔

بارڈر کے ایک طرف بینن کے احباب جماعت جن میں مرد و خواتین اور بچے شامل تھے حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے موجود تھے اور بارڈر کے دوسری طرف نائجیریا جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے صبح سے ہی موجود تھی۔ دونوں جماعتیں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ ایک طرف حضور انور کو الوداع کہا جا رہا تھا۔ بینن کے مرد و خواتین بھی بچے رو رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے پیارے امام کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اپنا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ اور دوسری طرف نائجیریا کے عشاق مسلسل نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ حضور انور دونوں طرف ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے

دس بج کر پینتالیس منٹ پر قافلہ بینن کے بارڈر Idiroko پہنچا۔ بارڈر پر جو دلربا منظر نظر آیا وہ ناقابل بیان ہے۔ بارڈر کے ایک طرف بینن کے احباب جماعت جن میں مرد و خواتین اور بچے شامل تھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے اور بارڈر کے دوسری طرف نائجیریا جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے صبح سے ہی موجود تھی۔ دونوں جماعتیں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ ایک طرف حضور انور کو الوداع کہا جا رہا تھا۔ بینن کے مرد و خواتین بھی بچے رو رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے پیارے امام کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اپنا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ اور دوسری طرف نائجیریا کے عشاق مسلسل نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ حضور انور دونوں طرف ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔

بارڈر پر حضور انور کی آمد سے قبل ہی امیگریشن کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے تھے۔ وہاں کے عملہ نے بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح اوگن سٹیٹ (Ogun State) گورنمنٹ نے پولیس کی گاڑی قافلہ کے ساتھ چلنے کے لئے مہیا کی تھی۔

بارڈر پر مکرم عبدالخالق نیر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج نائیجیریا، مبلغین سلسلہ اور واقفین زندگی ڈاکٹرز اور ٹیچرز اور نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ عزیزم عبدالحمید عبدالنصیر نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور عزیزہ متاشہ ندیم ماہم نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نائیجیریا مسز قدرت راجی صاحبہ اور ممبرات لجنات نے بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا۔ بارڈر پر محترم الحاج آدم، کسٹم کنٹرولر کی شدید خواہش تھی کہ حضور انور کو خوش آمدید کہیں لیکن آفیشل کام کی وجہ سے انہیں Idiroko سے باہر جانا پڑا۔ لیکن جاتے ہوئے وہ ڈپٹی امیگریشن کنٹرولر محترم عبداللہ علی صاحب کو لکھ کر دے گئے کہ میری شدید خواہش تھی کہ حضور انور کو خوش آمدید کہوں لیکن آفیشل کام کی وجہ سے مجبور ہوں۔ میری طرف سے حضور انور کو محبت بھرا اسلام اور دعا کی درخواست کریں۔ جس کو حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ بارڈر پر امیگریشن اور کسٹم کے آفیسران نے بھی حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان افسران کو بھی شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور نائیجیریا کے شہر الاروْ (Ilaro) کے لئے روانہ ہوئے۔

راستہ میں تمام اہم جگہوں پر پولیس کے ساتھ خدام الاحمدیہ نے ٹریفک کنٹرول سنبھالا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد پر ٹریفک روک دی جاتی تھی۔ راستے میں تمام قریبی جماعتیں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے سڑک کے دونوں اطراف موجود تھیں۔ حضور انور کی آمد پر ہاتھوں میں جھنڈیاں اور بینرز لئے ہوئے والہانہ انداز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ رہے تھے۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور Owode جماعت پہنچے جہاں پر سرکٹ پریذیڈنٹ محترم عبدالرشید آریو صاحب اور سرکٹ مشنری محترم عبدالحمید عبدالعزیز صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ عزیزہ شامہ الیاس نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ علاقہ کے تمام امام اور چیف حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہزارہا احمدی احباب اپنے پیارے امام کی آمد کے منتظر تھے اور دلکش انداز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کر رہے تھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ حضور انور نے یہاں Owode مسجد کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

یہاں سے پھر قافلہ الاروْ کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں سڑک کے دونوں اطراف خدام جھنڈیاں لئے کھڑے تھے۔ ۱۲ بج کر ۵ منٹ پر قافلہ الاروْ گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ یہاں پر محترم امتیاز احمد نوید صاحب مبلغ سلسلہ الارو سرکٹ اور احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

تین بجے سہ پہر حضور انور الاروْ شہر کے Orete ایریا میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے جہاں پر نسیم احمد صاحب بٹ مبلغ سلسلہ اور سرکٹ پریذیڈنٹ محترم ایم۔ اے۔ پوپولہ صاحب، محترم ڈاکٹر محمد ثاقب صاحب اور احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے مسجد کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی اور مسجد کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مسجد کے سامنے ہی الطاہر سیکنڈری سکول کی بنیاد بھی حضور انور نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور دعا کروائی۔

مسجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی اس تقریب کے بعد حضور انور تین بج کر پچیس منٹ پر جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں ۳۰ ہزار کی تعداد میں احباب جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ سارا جلسہ گاہ نعروں سے گونج رہا تھا۔ جلسہ گاہ کو جھنڈوں اور بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ ایک بہت بڑی مارکی مردوں کے لئے اور ایک بڑی مارکی عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ لگائی گئی تھی۔ یہ جلسہ گاہ جامعہ احمدیہ Ilaro کے احاطہ میں بنائی گئی تھی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے تو مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مبلغ سلسلہ پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اپنے سٹاف اور جامعہ اور حافظ کلاس کے طلباء کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ عزیزم فرہاد احمد مونس نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس موقع پر جامعہ احمدیہ اور حافظ کلاس کے طلباء نے نظم "اے مسیحا نفس......" ترنم کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد "بہ دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" پڑھی۔ افریقن بچوں کے منہ سے اردو زبان میں یہ نظمیں بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔

خدام الاحمدیہ نائیجیریا نے حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب نے نائیجیریا کا قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور جامعہ احمدیہ کے باقاعدہ معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم امتیاز احمد نوید صاحب نے جامعہ احمدیہ کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے لائبریری، سٹاف روم، ہوسٹل، ڈائننگ روم وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے بھی نوازا۔ حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی ریمارکس بک پر لکھا:

May Allah make the students of Jamia Ahmadiyya true servants of Islam. May Allah excell them in knowledge and piety. May Allah make the students true lovers of Khilafat-e-Ahmadiyya.

اس کے بعد حضور انور نے حافظ کلاس کے ہوسٹل کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی۔ ایک بلاک امیر صاحب نے بھی رکھا۔ پھر حضور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور قبرستان میں قطعہ موصیان میں بھی تشریف لے گئے جہاں مبلغ سلسلہ مکرم عبدالرشید اگبولہ صاحب مرحوم اور صدر لجنہ W.A.T.Kole کی قبروں پر دعا کی۔ اس کے بعد حضور جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تین بج کر ۵۵ منٹ پر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ اور چار بج کر دس منٹ پر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی عبداللطیف الوری صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ معلم محمد جلیل عبدالمجید صاحب نے ترنم سے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھی جس سے لوگ بہت خوش ہوئے۔

نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے حضور انور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا:

حضور نے فرمایا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضور اکرم ﷺ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا اور ہمیں امام الزمان علیہ السلام کی شناخت کی توفیق ملی جبکہ مختلف مذاہب کے لاکھوں پیروکار ابھی تک ایک ہادی کے منتظر ہیں۔ ہر احمدی کو سوچنا چاہئے کہ بیعت کے بعد اس میں کیا تبدیلی آئی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات خدا تعالیٰ کی شناخت، اس کی عبادت، اس کی تعلیمات کے مطابق پنج وقتہ نماز کا قیام ہے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے وفاداری کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ اور کوئی بھی ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور نے احادیث کی روشنی میں نظام جماعت کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

حضور نے فرمایا کہ امیر کی اطاعت ہر قسم کے حالات میں لازم ہے۔ اچھا نمونہ پیش کریں۔ کسی بھی حد سے تجاوز نہ کریں۔

عہدیداروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ محنت سے کام کریں اور اپنے منصوبہ جات سوچ سمجھ کر بنائیں اور پھر محنت سے ان پر عمل کریں۔ امیر اکیلے کام نہیں کر سکتا۔ ہر عہدیدار کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنا چاہئے۔ اور قوانین و ضوابط کے مطابق کام کریں۔

لجنہ اماء اللہ کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر انہوں نے اپنے مقام کو نہ پہچانا تو نئی نسل کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں۔ اپنی اصلاح کریں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق نئی نسل کی تربیت کریں۔ موجودہ معاشرے میں کئی اخلاقی خرابیاں ہیں۔ اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو بھی بچائیں۔ ایک حدیث مبارک کے مطابق جو عورت پنجگانہ نماز پر قائم ہو، رمضان میں روزے رکھے، اخلاقی برائیوں سے بچے، خاوند سے وفاداری کرے اسے جنت کے دروازہ سے داخلہ کی بشارت ہے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے قول کے مطابق "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی۔" احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ معاشرے کے برے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں، اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہئے۔ سخت محنت کی عادت ڈالیں۔ سستیاں ترک کردیں، جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں، اپنے عہد کے مطابق، جان و مال اور وقت کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ نائجیریا کی کارکردگی پہ اظہار خوشنودی فرمایا۔

طلباء جامعہ احمدیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس مقصد کی وجہ سے آپ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو وفاداری اور محنت سے ادا کریں۔ اساتذہ کرام کا ادب و احترام کریں۔ جس سے ایک لفظ بھی سیکھا ہے اس کا احترام کریں۔ جو علم حاصل کریں وہ دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ مددگار ہو۔ آمین۔

> نائیجیریا کے اس جلسہ میں ۱۲ سو کلومیٹر کے فاصلوں سے دور دراز کے سفر کر کے احباب جماعت شامل ہوئے۔ نائیجیریا کا اپنا جلسہ سالانہ دو ماہ قبل منعقد ہو چکا تھا۔ اب یہ لوگ صرف اور صرف اپنے پیارے امام کو دیکھنے کیلئے آئے تھے۔ آج کے اس اجلاس میں ۳۰ ہزار سے زائد مرد و زن شامل ہوئے۔ TV اور ریڈیو کے نمائندے تشریف لائے تھے جنہوں نے جلسہ کی کارروائی کو کوریج دی۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور اس یک روزہ جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس جلسہ میں ۱۲

سوکلومیٹر کے فاصلوں سے دور دراز کے سفر کر کے احباب جماعت شامل ہوئے۔ نائجیریا کا اپنا جلسہ سالانہ دو ماہ قبل منعقد ہو چکا تھا۔ اب یہ لوگ صرف اور صرف اپنے پیارے امام کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ آج کے اس اجلاس میں ۳۰ ہزار سے زائد مرد و زن شامل ہوئے۔ TV اور ریڈیو کے نمائندے تشریف لائے تھے جنہوں نے جلسہ کی کارروائی کو کوریج دی۔

دعا کے بعد حضور انور لجنہ کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے۔ جانے سے قبل فرمایا کہ آپ سب بیٹھے رہیں تمام احباب جماعت نے کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا اور کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ اٹھا۔ جب حضور انور لجنہ کی جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ۱۵ ہزار سے زائد خواتین اور بچیاں بڑے ترنم سے لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہی تھیں۔ حضور انور کا سٹیج پر صدر صاحبہ لجنہ نائجیریا نے استقبال کیا۔ خواتین نے والہانہ نعرے لگائے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے اپنے خطاب میں لجنہ کو مخاطب ہو کر جو کہنا تھا کہہ دیا، اب یہاں آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنے آیا ہوں۔ اس پر تمام خواتین نے یک زبان ہو کر اور اپنے ہاتھوں میں لئے سفید رومال لہرا کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا

> پندرہ ہزار سے زائد خواتین یک زبان ہو کر ان نظموں کے بعض مصرعے اپنے رومال لہرا لہرا کر پڑھتی تھیں۔ ان کو خلافت سے جو محبت اور پیار اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا وہ ان کی آنکھوں، زبان اور چہروں سے خوب عیاں تھا۔

ناصرات نے لوکل زبان میں استقبالیہ نظمیں پڑھیں۔ یہ بڑا روح پرور منظر تھا۔ ان بچیوں کے ساتھ چندرہ ہزار سے زائد خواتین یک زبان ہو کر ان نظموں کے بعض مصرعے اپنے رومال لہرا لہرا کر پڑھتی تھیں۔ ان کو خلافت سے جو محبت اوز پیار اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا وہ ان کی آنکھوں، زبان اور چہروں سے خوب عیاں تھا۔ حضور انور کی خدمت میں بچیوں نے پھول پیش کئے اور پھر ناصرات نائجیریا نے اردو نظم "بلبل کا بچہ کھاتا تھا کھچڑی، پیتا تھا پانی" بڑے پیارے انداز میں پڑھی جس سے حضور انور بہت محظوظ ہوئے اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ لجنہ کی طرف سے حضور انور کے استقبال اور خوش آمدید کا نظارہ بڑا دلکش تھا۔ ہر کوئی خوشی سے جھوم رہا تھا۔ حضور انور نے واپس جاتے ہوئے پھر فرمایا کہ میں آپ کو سلام کہنے آیا تھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جواب میں پھر سب نے یک زبان ہو کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے سٹاف اور طلباء نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حافظ کلاس کے بچوں کی بھی تصویر ہوئی۔ اس کے بعد قافلہ کی روانگی جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اوجوکورڈ کے لئے ہوئی۔ Ilaro سے Ojokoro کا فاصلہ ۵۰ کلومیٹر ہے۔ پولیس کا اسکواڈ ہمراہ تھا۔ شام سات بجے جب حضور انور جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اوجوکورڈ پہنچے تو وہاں پر نائب امیر محترم الحاجی الحسن صاحب اور محترم ڈاکٹر مرزا طارق صاحب اور احباب جماعت کی کثیر تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔ جماعت کے اس کمپلیکس میں تین گیسٹ ہاؤسز پر مشتمل ایک نیا کمپلیکس تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام "مسرور گیسٹ ہاؤس کمپلیکس" رکھا گیا۔ حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ ۹ بج کر ۵۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد اوجوکورڈ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

❀❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀❀

منظوری صوبائی امیر آندھرا پردیش

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ کیلئے مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب مرحوم امیر چنتہ کنٹہ کی بطور صوبائی امیر آندھرا پردیش منظوری مرحمت فرمائی ہے، جو صدر انجمن احمدیہ س زیر ۰۴-۴-۲۲/۱-خ ریکارڈ ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کیلئے یہ خدمت بہت بہت مبارک فرمائے اور رضائے الٰہی کے تحت مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر اعلیٰ قادیان)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

بقیہ صفحہ	(1)

اوپر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے لیکن ایسے مخلصین کا چونکہ خدا سے ایک خاص تعلق ہوتا ہے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کا اور ان کے رب کا معاملہ ہے اور خدا کا بھی ایسے لوگوں سے خاص تعلق ہوتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے ایک حدیث مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دفعہ ایک مسافر نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ اے بادل فلاں نیک انسان کی زمین کو سیراب کر چنانچہ بارش برسی اور پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا اور نالے سے ہوتے ہوئے ایک باغ میں داخل ہوا وہاں اس مسافر نے دیکھا کہ باغ کا مالک کدال لئے اپنی مختلف کیاریوں میں پانی لگا رہا ہے اس مسافر نے باغ کے مالک سے اس کا نام پوچھا اس نے اپنا وہی نام بتایا جو بادلوں میں سے آواز سے اس نے سنا تھا۔

حضور نے بعض لوگوں کے اس غلط تصور کو بھی دور فرمایا کہ چھ مہینے کے بقایا دار رہ سکتے ہیں فرمایا یہ شرح صرف زمینداروں کیلئے ہے لیکن ملازمین کو یا جن کو ماہ بماہ آمد ہوتی ہے انہیں ہر مہینے اپنا حساب صاف کر لینا چاہئے۔ حضور نے عہدیداران جماعت کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ بعض لوگ اپنی تنگی یا مجبوری کی وجہ سے چندہ میں تخفیف کی درخواست دیتے ہیں ایسے لوگوں کی درخواستیں عہدیداران کے پاس ایک امانت کے طور پر ہوتی ہیں اس لئے کسی کو حق نہیں ہے کہ بلاوجہ ان کی درخواستوں کی تشہیر کرتا پھرے حضور انور نے احباب جماعت کو جن کی نوکریاں یا ملازمتیں کسی وجہ سے چھوٹ جاتی ہیں فرمایا کہ جو بھی چھوٹا موٹا کام ملے کر لینا چاہئے۔ اور ایسی حالت میں بھی شکر کرتے ہوئے خدا کی طرف جھکنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الحمدللہ جماعت میں دل کھول کر خرچ کرنے کے نظارے نظر آرہے ہیں۔ فرمایا میں نے گذشتہ ہفتے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع میں تحریک کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جرمنی میں جن ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کی تحریک کی تھی چونکہ اس کا وقت گذر چکا ہے لہٰذا جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خدام نے اسی وقت ۱۰ لاکھ یورو کا وعدہ کر دیا جس میں بہت سے چندے وصول بھی ہو چکے ہیں حضور نے نصیحت فرمائی کہ مساجد کیلئے جو آپ چندہ دے رہے ہیں اس کا لازمی چندوں پر اثر نہیں پڑنا چاہئے۔

حضور اقدس نے صاحب نصاب احباب کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز اقتباسات اس تعلق میں پیش فرمائے اور پھر فرمایا کہ اللہ کرے ہم ان توقعات پر پورا اتریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہیں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

اعلان نکاح

عزیزہ نلوفر سلطانہ بنت قادر خان صاحب آف ہسری بہار کا نکاح عزیزم روشن الحق صاحب ابن نجم الحق صاحب آف بھونیشور اڑیسہ کے ساتھ 55555 روپے حق مہر پر سکو پور میں پڑھا گیا رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

تحقیق محمد صاحب ابن مکرم توفیق محمد صاحب آف بھونیشور کا نکاح عزیزہ حسن آرا بیگم بنت مکرم شریف احمد صاحب کے ساتھ مبلغ 27025 روپے حق مہر پر مورخہ 17 مارچ 2004 کو پڑھا گیا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر 100 روپے) سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور اڑیسہ

افسوس اہلیہ محترمہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان وفات پا گئیں

افسوس! محترم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان کی اہلیہ محترمہ نور جہاں بیگم بعمر ۷۶ سال بقضاء الٰہی مورخہ ۲۲ مئی ۲۰۰۴ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۵۷ء کی ابتداء میں مہاجرین کے قافلہ کے ساتھ دہلی سے قادیان آئی تھیں۔ اور درویشی دور میں یہ سب سے پہلی شادی تھی۔ مرحومہ بڑی صابرہ شاکرہ تھیں۔ نماز۔ روزہ اور دینی امور بجالانے کی پابند تھیں۔ ان کے بطن سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم محمد اسماعیل نوری صاحب جرمنی میں مقیم ہیں اور آنریری طور پر خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔ موصوفہ بہت ملنسار تھیں۔ اور پوری آبادی انہیں محبت سے ملتی تھی۔ ادارہ اخبار بدر ان کے صدمہ میں محترم مولوی عبدالقادر صاحب اور افراد خاندان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ موصوفہ موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

حکیم چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ

شہر خاموشاں کی ویرانی بسانا تھی مجھے
اپنی تنہائی پہ کچھ تو مہرباں ہونا ہی تھا

آج مجھے تین درویش بھائیوں کا تذکرہ کرنا مقصود ہے جن کی خوشبو ۲۵ سال تک درویشوں کے ماحول میں تر و تازگی پیدا کرتی رہی اور اب ۳۲ سال سے ہم اس سے محروم ہیں۔

بابا مستری محمد اسمٰعیل صاحب (عرف بابا سر پیڑ)

آپ کے بیٹے مستری محمد احمد صاحب ۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان میں درویشوں میں بیٹھ رہے تھے ابتدائی طور پر یہ پروگرام تھا کہ ہر دو ماہ بعد افراد بدل جایا کریں گے مگر بعد میں دونوں حکومتوں کے درمیان بعض قانونی الجھنوں کے باعث ایسا کرنا ممکن نہ رہا اور قادیان میں رہ رہے افراد میں سے اکثریت کو تاحیات قادیان میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اشد مجبور افراد کے متبادل کچھ پاکستان سے تین قافلوں میں آ گئے جن کی تعداد ۶ تھی اور کچھ ہندوستان کی جماعتوں سے متبادل تعداد میسر آ جانے کے باعث قریباً ۱۳۸ افراد کو واپس بھجوا دینا پڑا۔ مستری محمد احمد صاحب بھی واپس جانے والوں کی فہرست میں تھے ۵ر مارچ ۱۹۴۸ء کو آپ کے والد صاحب باب مستری محمد اسمٰعیل صاحب آپ کے متبادل کے طور پر قادیان پہنچ گئے اس لئے اسی کنوائے میں انہیں واپس بھجوا دیا گیا۔

بابا مستری محمد اسمٰعیل صاحب کو میں نے پہلی دفعہ ۱۹۴۵ء کے اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر دیکھا تھا اس اجتماع پر ایک نوجوان جو غالباً ضلع لائل پور (حال فیصل آباد) سے آئے ہوئے تھے اس نوجوان نے کلائی پکڑنے میں اوّل انعام حاصل کیا تھا اس نوجوان سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے بھی شوقیہ کلائی پکڑائی تھی۔ بابا مستری محمد اسمٰعیل صاحب بھی اس اجتماع میں آئے ہوئے تھے انہوں نے اس نوجوان کو کہا کہ میں آپ کے ساتھ ڈنڈا پکڑنے کا شوقیہ مقابلہ کرنے کو تیار ہوں (ڈنڈا پکڑنا اس طرح ہوتا ہے کہ دونوں فریق ایک لاٹھی کو اپنے پاؤں میں دبا کر آمنے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک فریق لاٹھی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور دوسرا فریق چھڑاتا ہے) اس نوجوان نے ہاں کر دی مقابلہ شروع ہوا سب دیکھنے والے حیران تھے کہ ایک مضبوط پہلوان نما نوجوان اور دوسری طرف ایک نحیف جسم کا معمر بزرگ بھلا دیکھیں مقابلہ کیسے ہوتا ہے۔ مقابلہ کی جگہ پر ایک ہجوم ہو گیا۔ نوجوان نے کہا بزرگو آپ پہلے پکڑیں بابا جی نے لاٹھی کو درمیان سے پکڑ لیا نوجوان نے چھڑانے کی کوشش کی نہ چھڑا سکا بابا جی نے کہا پھر کوشش کر دیکھو جب اس نے دوبارہ بابا جی کی کلائی پکڑی تو بابا جی نے بلند آواز سے کہا کہ یہ کہاں چھوٹے گی اس کو تو تالے لگ گئے ہیں۔ واقعی کوشش بسیار کے باوجود وہ نوجوان بابا جی کا ہاتھ نہ چھڑا سکا۔ سب حاضرین بڑے محظوظ ہوئے۔

بابا جی ایک ماہر حداد (لوہار) تھے۔ اور گرم کام کرتے کرتے انہیں دوران سر کا عارضہ لاحق ہو گیا ہوا تھا۔ سر پر ایک پٹکا ہر وقت مضبوطی سے باندھے رہتے تھے اسی وجہ سے عرف عام میں آپ کو بابا سر پیڑ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس عمر کے جو بزرگ قادیان آئے تھے ان کے سپرد کوئی معین ڈیوٹی نہیں تھی انہیں سلسلہ کیلئے دُعائیں کرتے رہنے کیلئے فارغ چھوڑ دیا گیا تھا۔ اپنی مرضی سے بعض بزرگ کوئی کام اپنے لئے پسند کر لیتے تھے اور وہ کرتے رہتے تھے۔ بابا مستری محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنے لئے خود بہشتی مقبرہ میں قبوں کی صفائی کا کام پسند کیا تھا اور بڑی باقاعدگی سے اس کام میں لگے رہتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے بہشتی مقبرہ میں ہی پہرہ داران والے کمرہ میں رہائش رکھ لی تھی۔ ۱۹۶۵ء میں آپ بہشتی مقبرہ میں ہی رات کو رہتے تھے۔ صبح شام تھوڑی دیر کیلئے شہر آتے اور لنگر خانہ سے کھانا کھا کر پھر بہشتی مقبرہ چلے جاتے انہی ایام میں مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کی ڈیوٹی بہشتی مقبرہ کے پمپ پر لگ گئی اور آپ راتوں کو اکثر پمپ چالو یا بند کرنے بہشتی مقبرہ جاتے رہتے تھے ایک روز مکرم چوہدری محمد احمد صاحب صبح فجر کی نماز کے بعد چائے کی دوکان پر مجھے ملے اور کہنے لگے عامل صاحب آج تو میں بمشکل بچا ہوں قریب تھا کہ میرا ہارٹ فیل ہو جائے۔ میں نے سبب پوچھا تو بتایا کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ آج کل بابا محمد اسمٰعیل صاحب بہشتی مقبرہ میں رات کو رہتے ہیں۔ میں حسب معمول رات ساڑھے تین بجے پمپ چالو کرنے گیا اس وقت چاند غروب کے قریب تھا اور روشنی مدھم پڑ چکی تھی۔ میں اپنے دھیان سے جا رہا تھا کہ اچانک قبروں کے درمیان سے کوئی شخص اٹھ کر کھڑا ہو گیا جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا بال بکھرے ہوئے۔ میں ایک دم ڈرا اور سہم کر کھڑا ہو گیا میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا قریب تھا کہ میں گر جاؤں میرا جسم پسینہ سے شرابور تھا۔ (یوں بھی گرمیوں کے دن تھے) اچانک بابا جی کی آواز آئی محمد احمد ہے۔ یہ مانوس آواز سن کر میری جان میں جان آئی اور میں پمپ پر جا کر نماز پڑھنے والے چبوترہ پر ہی فجر کی اذان تک لیٹا رہا۔

بابا جی عزم اور ارادہ کے پکے تھے اور اپنے کاموں میں مستعد۔ بیمار تو آپ شروع ہی سے تھے دوران سر تھا پھر بڑھاپے سے مزید کمزوری ہو گئی اور آپ چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے۔ اس لئے آپ کو بہشتی مقبرہ سے لا کر حضرت نواب صاحب والے شہر والے مکان کی نچلی منزل میں رکھا گیا جہاں اور بھی تین چار بزرگ رہتے تھے اس جگہ دو درویش بھی ڈیوٹی پر حاضر رہتے تھے ایک دن کو ایک رات کو جو ان بزرگوں کو لنگر سے کھانا اور ہسپتال سے دوائی لا کر دیتے رہتے تھے۔ علاج ہوتا رہا بیماری اور کمزوری روز بروز بڑھتی چلی گئی اور آخر وہ دن آن پہنچا جس دن بابا جی کا سفر آخرت مقرر اور طے شدہ تھا۔ آپ ۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء کو سرائے فانی کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف پرواز کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ مورخہ ۹ر دسمبر کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

محترم بابا محمد اسمٰعیل صاحب

ولد محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ مددگار کارکن دفتر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان

آپ ان کارکنان میں سے تھے جنہیں قادیان میں رکھے جانے کا فیصلہ تھا جب ۱۹۵۰ء میں دفاتر کی از سر نو تنظیم عمل میں آئی تو بابا جی کو پھر دفتر بیت المال میں بطور مددگار کارکن مقرر کیا گیا اور آپ ریٹائرمنٹ کی عمر تک دفتر بیت المال میں ہی خدمات بجا لاتے رہے آپ جب دفتر بیت المال میں ۱۹۴۷ء سے قبل ملازم ہوئے تھے تو انہی ایام میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نائب ناظر بیت المال مقرر ہوئے تھے۔ زمانہ درویشی میں مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ہی زیادہ عرصہ ناظر بیت المال رہے۔ بابا جی بھی ان کی ماتحتی میں کام کرتے کرتے گویا ان کے فیملی ممبر کی طرح ہو گئے تھے ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی فیملی کے ساتھ انچ رہے ہیں۔ آپ فتح گڑھ چوڑیاں کے رہنے والے تھے قادیان میں ملازمت مل جانے کی وجہ سے آپ قادیان میں ہی آ رہے تھے۔ محلہ دارالیسر میں چند مرلے زمین خرید کر اپنا مختصر سا مکان بنایا تھا جو ابھی کچا ہی تھا ۱۹۴۷ء کی بارشوں میں ہی ڈھے گیا تھا۔ فتح گڑھ چوڑیاں میں رہائش کے ایام کی ایک بات وہ بڑا مزہ لے کر سنایا کرتے تھے۔ بتایا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور ایک مرتبہ فتح گڑھ چوڑیاں دورہ پر آئے۔ اور آپ نے دیکھا کہ یہ تو اچھا خاصا قصبہ ہے یہاں میونسپل کمیٹی ہونی چاہئے۔ اس غرض سے جائزہ لینے کیلئے ڈپٹی کمشنر صاحب نے قصبہ کے معززین کو بلایا سب اکٹھے ہو گئے اور آپس میں مشورہ کر کے ایک بزرگ جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا کو مقرر کیا۔ سب نے کہا کہ جو کچھ بھی ڈپٹی کمشنر صاحب پوچھیں آپ ہی ہم سب کی طرف سے جواب دیں۔ تھوڑی دیر بعد ڈپٹی کمشنر صاحب آ گئے اور انہوں نے سب سے پہلے اپنا نظریہ بیان کیا کہ یہ قصبہ اچھا خاصا آبادی والا ہے میری تجویز یہ ہے کہ یہاں میونسپل کمیٹی کا قیام ہو اس بارہ میں مشورہ کیلئے آپ کو بلوایا ہے۔ اس تعلق میں کچھ معلومات آپ لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں سب نے کہا کہ یہ بابا جی ہمارے کنوینر ہیں آپ کے سوالات کا یہی جواب ہم سب کی طرف سے دیں گے اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب نے پوچھا کہ یہاں کپڑے کی کتنی دوکانیں ہیں بابا جی نے بتایا کہ دو سو ہیں۔ پھر پوچھا کہ کریانہ کی کتنی دوکانیں ہیں بابا جی نے پھر جواب دیا کہ دو سو اور برتنوں کی دوکانیں وہ بھی دو سو ڈپٹی کمشنر صاحب حیران ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے ہر ایک قسم کی دوکان دو سو ہی ہے نہ کم نہ زیادہ آخر اصل معاملہ کیا ہے بابا جی نے بتایا کہ یہاں کل تجارت پیشہ ہیں ہی دو سو اور ان میں بھیڑ چال ہے۔ ایک دوکان والا کپڑا لے آتا ہے تو اس کے منافع کو دیکھ کر اگلے چند روز میں سب کپڑا لا کر رکھ لیتے ہیں۔ جب اس میں کوئی منافع نظر نہیں آتا تو کوئی ایک کپڑا چھوڑ کر برتن لے آتا ہے۔ اس کی بکری کا دھیان کر کے باقی بھی سب برتن لے آتے ہیں اور جب سب کے پاس برتن ہی ہیں۔ تو کس کس کی بکری ہوگی۔ ظاہر ہے سب خسارہ میں رہیں گے۔ یہاں آبادی کافی ہے مگر سمجھ بوجھ کی کمی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایسی رپورٹ لکھی کہ ہمارا قصبہ مزید تیس سال تک میونسپل کمیٹی کی برکات سے محروم رہ گیا۔

ریٹائر ہونے کے بعد بابا جی کو تھوڑی کھانسی رہتی تھی جس کا علاج احمدیہ شفاخانہ سے کرواتے رہتے تھے۔ مگر خاطر خواہ آرام نہ آتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو بخار بھی رہنے لگا۔ جب کچھ ہفتہ دوائی کھانے پر بھی بخار نہ اترا تو فکر ہوئی کہ کوئی اندرونی انفکشن ہے ورنہ بخار اتنا طول نہ پکڑتا اس لئے امرتسر ہسپتال میں داخل کرا کے ان کے پورے چیک کرائے گئے اس پر معلوم ہوا کہ بابا جی پر T.B. کا حملہ ہوا ہے۔ اب T.B. قابل علاج مرض ہے۔

امرتسر کے نسخہ کے مطابق علاج شروع کر دیا گیا۔ علاج مسلسل دو سال تک ہوتا تھا جو جاری رہا اور وقتاً فوقتاً امرتسر لے جا کر معائنہ بھی کروایا جاتا رہا۔ جوں جوں علاج کیا فائدہ کی بجائے بیماری اور کمزوری بڑھتی چلی گئی اور آخر بیماری نے غلبہ پالیا اور ۱۱ر مارچ ۱۹۷۲ء کا دن غروب ہوتے ہوتے بابا محمد اسمٰعیل صاحب کو بھی ہم سے جدا کر کے لے گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بابا جی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے سارا زمانہ درویشی تجرد میں ہی گزارا اہلیہ غالباً وفات پا چکی تھیں اور بچے سب پاکستان جا چکے تھے۔ بابا جی کی وفات کے بعد جب آپ کے کمرہ کا جائزہ لیا گیا تو یہ راز معلوم ہوا کہ .T.B کی جو دوائیاں بابا جی کو کھانے کیلئے دی جاتی رہی تھیں وہ ایک کنستر میں پھینکتے جاتے تھے اسی وجہ سے آپ کو علاج سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ بہر حال جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔ اگلے روز بابا جی کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حضور بلند مقام میں جگہ دے۔ اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مکرم عبید الرحمٰن صاحب فانی بنگالی ابن مکرم عطاء الرحمٰن صاحب بنگالی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۴ء میں تحریک فرمائی تھی کہ کم عرصہ میں ٹریننگ دیکر معلم تیار کئے جائیں جو دیہاتی علاقوں میں بچوں کو قرآن کریم اور ابتدائی دینی مسائل پڑھا سکیں مدرسہ احمدیہ میں جو مبلغ تعلیم پاتے ہیں وہ آٹھ سال میں میدان عمل میں جانے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ عرصہ زیادہ ہے ہمیں جلد معلمین کی ضرورت ہے۔ یہ تربیتی میدان میں کام کریں گے مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہونے والے مرکزی مبلغین کی جگہیں پُر کریں گے۔ اس لئے نوجوان دیہاتی معلمین کیلئے زندگیاں وقف کریں۔ اس تحریک میں ۱۹۴۴ء میں داخل ہونے والے ایک سال کی ٹریننگ پا کر پہلی کلاس ۱۹۴۵ء میں میدان عمل میں چلی گئی پھر ۴۵ء میں داخل ہونے والے ایک سال ٹریننگ پا کر ۱۹۴۶ء میں جماعتوں میں بھجوا دیئے گئے۔ یہ تیسری کلاس تھی جن کا داخلہ ۱۹۴۶ء میں ہوا اور ستمبر ۱۹۴۷ء میں انہیں ٹریننگ مکمل کر کے جماعتوں میں چلے جانا تھا۔ مگر حالات اپریل ۱۹۴۷ء میں ہی خراب ہونا شروع ہو گئے تھے اور اس تیسری کلاس کا خاصا وقت پہروں اور حفاظتی ڈیوٹیوں میں گزر گیا تھا ملک تقسیم ہو گیا اور جب قادیان سے آخری کنوائے ۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء کو جا رہا تھا تو اس پوری کلاس کو بھی قادیان میں رہنے کی ہدایت ہوئی یہ کل ۴۰ طلباء تھے اور ایک ان کے اتالیق مولوی عبد القادر صاحب احسان یہ جملہ افراد بھی درویشان میں شامل کر دیئے گئے۔ پہلی دونوں کلاسوں کو صرف ایک سال پڑھائی اور ٹریننگ کیلئے ملا تھا مگر اس کلاس کو ۱۹۵۰ء تک مسلسل پڑھنے اور ٹریننگ حاصل کرنے کا موقعہ مل گیا اس عرصہ میں چند طلباء نے زیادہ محنت کر کے اپنی تعلیم مولوی فاضل تک مکمل کر لی اور وہ مرکزی مبلغین میں شمار ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل
۲۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب
۳۔ مکرم مولوی عمر علی صاحب بنگالی
۴۔ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب مالل پوری

گیانی صاحب نے پنجابی میں گیانی کا امتحان دیکر پھر انگریزی کا امتحان دیکر .B.A کر لیا اور عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کی خدمت پر مامور رہے۔ اس کلاس میں پانچ لڑکے بنگال سے تھے۔ ان میں سے ایک مکرم عبید الرحمٰن صاحب فانی تھے۔ آپ بڑے ذہین فہیم اور ہوشیار طالب علم تھے ۱۹۵۰ء میں جب اس کلاس کے فارغ التحصیل طلباء کو ہندوستان کے مختلف مقامات پر بھجوایا گیا۔ مکرم عبید الرحمٰن صاحب فانی کو بنگال بھجوایا گیا تھا جہاں آپ بنگال کے مختلف مقامات پر خدمت بجا لاتے رہے۔ سروس کے دوران جب کبھی بھی قادیان آئے ہشاش بشاش آتے اور یہاں آکر ایک فرحت محسوس کرتے۔ آخری مرتبہ جب جلسہ سالانہ ۱۹۷۱ء میں شرکت کیلئے آئے تو بڑی خوشی سے ملے میں نے حال احوال پوچھا تو بتایا کہ حال اچھا ہے مگر سچ پوچھیں تو پھلکوی پھول ہو گئی ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے ایسی بات نہ کریں۔ کہنے لگے میں سچ کہہ رہا ہوں ویسے بات چیت میں شگفتی بدستور تھی جلسہ سالانہ کے چند روز بعد سینہ میں درد کے باعث علیل ہوئے اوّل اپنے احمدیہ شفا خانہ میں علاج کرایا فائدہ نہ ہونے پر امرتسر لے جایا گیا جہاں بہت سے ٹسٹ ہونے پر معلوم ہوا کہ ہارٹ اٹیک ہے۔ امرتسر میں ہی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور وہاں علاج ہوتا رہا مگر جوں جوں علاج ہوتا آپ کی صحت مائل بہ انحطاط ہی رہی۔ اڑھائی ماہ علاج ہو جانے پر آخر ایک روز ہسپتال میں ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی انا للہ و انا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دُعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

تین بیٹے ایک بیٹی اور اہلیہ قادیان میں گلشن احمدیہ کی زینت بحین حیات موجود ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے باپ کے نقش قدم پر چلائے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء انہیں حاصل ہو اور ان کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنائے۔ آمین۔

☆☆☆

تیرے آنے سے روشن ہوا ہے جہاں

اے مسیح الزماں اے مسیح الزماں
تیرے دم سے اجالا ہوا ہے یہاں

ہر طرف تیرگی اور ظلمات تھیں
تیرے آنے سے روشن ہوا ہے جہاں

تو نے دین ھدیٰ کو نمایاں کیا
تو نے اسلام کو پھر فروزاں کیا

تو نے قرآں کی عزت کو قائم کیا
تو نے عشقِ محمدؐ کو تاباں کیا

تیرے آنے سے ہم کو خلافت ملی
تجھ کو پانے سے ہم کو صداقت ملی

بکھرے دانے تھے تو نے سمیٹا ہمیں
اے مسیحا ہمیں تجھ سے وحدت ملی

ہمیں تقویٰ کا وجدان بھی مل گیا
ربّ کعبہ کا عرفان بھی مل گیا

جو ثریا پہ ایمان تھا جاچکا
تیرے صدقے وہ ایمان بھی مل گیا

اے مسیح الزماں تجھ پہ لاکھوں سلام
میرے مولیٰ کی تجھ پہ ہو رحمت مدام

تیرے آنے سے ہم ہوگئے سرخرو
تیرے پانے سے ہم کو ملا اک نظام

(خواجہ عبد المومن، اوسلو، ناروے)

آپ کے فتوے - آپ کی رائے

تحفظِ ختمِ نبوت کے دکاندار مولوی

جماعت احمدیہ جب کبھی بھی پسماندہ علاقوں یا بے سہارا مسلمانوں کی طرف ان کی تعلیم و تربیت کی خاطر رُخ کرتی ہے اور بغیر کسی لالچ اور اُجرت کے دینی تعلیم دینا شروع کرتی ہے تو تحفظِ ختم نبوت کے دکاندار مولویوں کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگتے ہیں۔ ان کے کئی علماء نے دیہاتوں کا جب دورہ کیا تو غریب دیہاتیوں نے دریافت کیا کہ مولانا اس سے پہلے آپ کہاں تھے؟ کچھ نہ بن پایا تو کہہ دیا کہ یہ قادیانی اسلام کے دشمن ہیں۔ ان کا کلمہ الگ نماز الگ وغیرہ جب کلمہ نماز جو احمدیوں نے سکھائی ہوئی تھی بتائی گئی تو کہنے لگے کہ یہ صرف دکھاوا ہے۔ ان کے دل میں نماز کلمہ اور قرآن الگ ہے۔ اللہ رحم کرے ان ملاؤں پر جو آج دلوں کے حال جاننے کے دعوے دار بن بیٹھے ہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کے عقیدہ کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم مسلمان ہیں ہم سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی اور خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ قرآن مجید ہماری شریعت ہے۔ ارکان ایمان اور ارکان اسلام پر ہم صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور عمل بھی کرتے ہیں۔ آپ پہلے اپنے مسلمان ہونے کی فکر کریں۔ سنئے آپ کے بارہ میں کیا فتوے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند تحریر کرتا ہوں۔

۱۔ دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶ صفحہ ۵۴) ۲۔ انہیں مسلمان سمجھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ۳۔ دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے والا مسلمان نہیں۔ ۴۔ دیوبندی عقیدہ والے کافر و مرتد ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶ صفحہ ۷۷، ۸۱، ۸۲) ۵۔ دیوبندیوں وغیرہ کے ساتھ کھانا پینا سلام علیک کرنا اُن کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے نہ اُن کی نوکری کرنے کی اجازت ہے۔ نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت، اُن سے دور بھاگنے کا حکم ہے"۔ (بالغ النور مندرجہ فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶ صفحہ ۴۳) ۶۔ دیوبندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے، ان پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک کرنا ہے۔ اے اللہ ہمیں دیوبندیوں یعنی شیطان کے بندوں سے پناہ میں رکھ"۔ (حاشیہ سبحان السبوح صفحہ ۷۵ بحوالہ کتاب بریلویت صفحہ ۲۸۰) ۷۔ ان سب سے میل جول قطعی حرام ہے۔ ان سے سلام و کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام۔ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کرنا حرام مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرام۔ ان کا جنازہ اُٹھانا حرام، اُن پر نماز پڑھنا حرام، اُن کا مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶ صفحہ ۹۰)

آپ کے بارہ میں نمونہ کے طور پر چند فتوے درج کئے گئے ہیں۔ آپ نبوت کا کیا تحفظ کریں گے اور اسلام کیلئے کیا قربانیاں دیں گے۔ پہلے اپنی مسلمانیت کا تحفظ کریں۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد)

۱۷ویں آل اُڑیسہ سالانہ اجتماع انصاراللہ کا کامیاب انعقاد

محترم محمد عنایت اللہ صاحب نائب صدر انصاراللہ بھارت اور صوبہ بھر سے سینکڑوں کی تعداد میں انصار کی شمولیت

آل اڑیسہ مجلس انصاراللہ کا ۱۷واں اجتماع مورخہ ۲۱/۲۰ مارچ ۲۰۰۴ء کو کرڈاپلی میں منعقد ہوا۔ اجتماع سے قبل صوبہ اُڑیسہ کی تمام مجالس کو اجتماع کے پروگرام سے آگاہ کیا گیا۔ محترم شیخ ابراہیم صاحب ناظم اُڑیسہ نے جماعت احمدیہ کرڈاپلی کا خصوصی دورہ کیا۔ اور جملہ امور کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اجتماع میں شرکت کیلئے محترم محمد عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت بطور نمائندہ ۱۹-۳-۰۴ کو کرڈاپلی وارد ہوئے۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اجتماع میں تعاون کرنے کی نصیحت کی۔ مسجد احمدیہ کے صحن میں اجتماع کیلئے اسٹیج تیار کیا گیا۔ ۱۹ اور ۲۰ کی درمیانی رات سے نماز تہجد سے اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ دونوں دن محترم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم نے نماز پڑھائی۔ اور بعد نماز فجر محترم نائب صدر صاحب بھارت نے درس دیا۔

۱۹ر مارچ کو ٹھیک ساڑھے ۱۰ بجے محترم محمد عنایت اللہ صاحب نائب صدر انصاراللہ بھارت و نائب ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے آپ نے پرچم کشائی کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فضل الرحمٰن صاحب کیرنگ نے کی۔ اور اڑیہ ترجمہ خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ نے کیا۔ عہد انصاراللہ محترم شیخ ابراہیم صاحب ناظم اڑیسہ نے دہرایا۔ نظم مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب بھونیشور نے پڑھی۔ محترم نائب صدر صاحب انصاراللہ بھارت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک سابقہ پیغام پڑھا۔ ازاں بعد محترم ناظم انصاراللہ صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم شوکت خان صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم محمد عنایت اللہ صاحب نائب صدر بھارت نے خطاب فرمایا اور موقع کی مناسبت سے آپ نے زریں نصائح سے انصار کو نوازا۔ بعد دُعا یہ افتتاحی اجلاس ساڑھے ۱۱ بجے ختم ہوا۔

اس کے بعد اجتماع کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ جو اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ ۲۰ اور ۲۱ تاریخ کو افتتاحی اور اختتامی اجلاس کے علاوہ تین اجلاس ہوئے۔ جن میں مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔

۲۱ر مارچ کو مختلف قسم کے کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ ۲۱ر تاریخ کی شام ۵ بجے محترم نائب صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی صدارت میں اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم شمس الحق خان صاحب معلم نے تلاوت کی اور خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ نے اُڑیہ ترجمہ سنایا۔ مکرم عبدالنعیم صاحب نے اردو نظم سنائی اس کے بعد مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب زعیم انصاراللہ بھونیشور نے دعوت الی اللہ پر تقریر کی۔ مکرم شیخ مجیب الرحمٰن نے ایک اڑیہ نظم پڑھی۔ جو مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے اس اجتماع کیلئے بنائی تھی۔ اس کے بعد مکرم ناظم صاحب انصاراللہ اڑیسہ نے تقریر کی۔ ازاں بعد صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ آپ نے اجتماع کے کامیابی کے ساتھ ختم ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور انصار کی اہم ذمہ داری پر نصائح کیں۔ بعدہٗ محترم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت کرڈاپلی نے شکریہ ادا کیا۔

تقسیم انعامات: اس کے بعد مقابلہ جات میں اوّل دوئم سوئم آنے والوں کو محترم نائب صدر بھارت نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سال مجلس پنکال نے اوّل پوزیشن حاصل کر کے شیلڈ حاصل کی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اجتماع کے دونوں دن کے تمام پروگرام کی V.D.O فلم بنائی گئی۔

دونوں دن کے تمام پروگرام ڈش انٹینا کے ذریعہ پورے گاؤں میں ریلے کئے گئے۔ مستورات گھر بیٹھے تمام پروگرام T.V. پر دیکھتی رہیں۔ تینوں دن مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ قریب کی جماعتوں سے کافی تعداد میں مرد اور عورتیں اجتماع میں تشریف لائے۔ (شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ)

بلارپور سرکل مہاراشٹر کی تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

اللہ کے فضل سے بلارپور سرکل میں احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت کی رہنمائی میں ٹھوس پروگرام مرتب کر کے اسے عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش جاری ہے۔

M.T.A کا آغاز: بلارپور شہر میں MTA شروع کروانے کیلئے ایک طویل عرصہ سے کوشش جاری تھی لیکن مخالفین کی وجہ سے بعض مشکلات تھیں۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور احباب جماعت اور صدر جماعت احمدیہ بلارپور کی کوشش سے آج پورے شہر میں Cable-TV کے ذریعہ ایم-ٹی-اے کے روحانی مائدہ سے لوگ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۲۳-۲-۰۴ کو بلارپور سرکل مہاراشٹرا کے نومبائعین کا ایک روزہ تربیتی کیمپ و اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے شرکت کی اور نومبائعین کو اپنی زریں نصائح سے نوازا اور دینی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے افراد کو انعامات دیئے۔

مسجد و دار التبلیغ کا افتتاح: بلارپور سرکل میں احمدیت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے سرکل ھذا کی مختلف جگہوں پر مساجد و دارالتبلیغ کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے گاؤں مرکل بیٹا تحصیل جیوتی ضلع چندرپور میں جماعت کی طرف سے ایک مسجد و دارالتبلیغ تعمیر ہوا ہے۔ چنانچہ اس بابرکت موقع پر مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے مسجد اور دارالتبلیغ کا افتتاح فرمایا۔

پیشوان مذاہب جلسہ میں احمدیہ وفد کی شرکت: مورخہ ۲۶-۳-۰۴ کو بلارپور شہر سے ۸ کلومیٹر دور شہر ساستی کے ٹاؤن ہال میں آل انڈیا کوئلا مزدور سنگھ وارد ھا برانچ کی طرف سے ''قیام امن عالم'' کی غرض سے ایک پیشوان مذاہب جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کیلئے جماعت کو بھی دعوت ملی تھی لہٰذا خاکسار اور مکرم صدر جماعت احمدیہ بلارپور و مکرم ٹی ایم عبدالمجیب صاحب مبلغ سلسلہ بلارپور سرکل اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر ''قیام امن عالم اور اسلامی تعلیمات'' کے عنوان پر خاکسار کو تقریر کرنے کا موقع ملا۔ جلسہ کے اختتام پر دیگر مذاہب کے نمائندگان سے ملاقات ہوئی اور انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔

(شیخ اسحاق سرکل انچارج بلارپور سرکل مہاراشٹرہ)

صوبہ کرناٹک وگووا میں تعلیمی وتبلیغی سرگرمیاں

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان صوبہ کرناٹک اور گووا کے تعلیمی، تربیتی، تبلیغی کاموں کا جائزہ لینے کی غرض سے مورخہ ۲۹-۱-۰۴ کو بنگلور پہنچے۔ آپ نے صوبہ کرناٹک وگووا کے مضافات کا دورہ کیا۔ آپ کے ساتھ محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک گووا، موقع بہ موقع سرکل انچارج صاحبان و معلمین وداعیان الی اللہ وخاکسار طارق احمد مبلغ سلسلہ شامل تھے۔

تھلک سرکل: تھلک سرکل کے تحت ۶ نومبائعین جماعتوں (۱) ھرو (۲) ارلکیا، (۳) ملے کوئے (۴) بیجاپور (۵) بالن ہلی (۶) امام پور اور تھلک سنٹر کا دورہ کیا موقعہ اور مناسبت سے محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک و گووا اور محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے لوگوں سے خطاب کیا۔

بلاری: بلاری میں محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون قادیان نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اور دیگر تربیتی پہلو پر روشنی ڈالی۔

نندی بیور: نندی بیور بھی تھلک سرکل کے ماتحت آتا ہے۔ یہاں پر بھی تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ جس میں بشمول بچے اور بچیوں کے ۷۰ تعداد تھی۔ محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے خطاب فرمایا۔ نیز محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک وگووا نے بھی نصائح فرمائی۔

دیودرگ سرکل: دیودرگ سرکل کے ۳ سنٹروں ۱- چک میگری ۲- الونڈی ۳- ہیرے بنی مٹی کا دورہ کیا۔

اجلاسات: چک میگری میں رات بعد نماز عشاء تربیتی جلسہ رکھا گیا۔ اس جلسے میں چک میگری جماعت کے علاوہ انگی اور کرکندگی جماعت سے بھی کافی تعداد میں احباب شامل تھے۔ جن کی مجموعی تعداد ۸۰ سے زائد تھی۔

ہیرے بنی منی: میں بھی تربیتی جلسہ رکھا گیا۔ جس میں کافی تعداد میں نومبائعین شامل تھے۔ اس جلسے کا بھی بہت اچھا اثر نومبائعین پر پڑا۔ محترم امیر صاحب اور محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے موقع اور مناسبت سے نومبائعین کو نصائح فرمائیں۔ اس جلسہ میں نزدیکی جماعتوں سے نومبائعین شامل ہوئے۔

ہبلی گووا سرکل: چنچل بیل ۲- تنگ گری ۳- دیوی کیسہ ۴- بیلندر ۵- کندل گیرہ ۶- اگاڑی ۷- ہیرے نتی ۸- ساکوڈا ۹- واسکو ۱۰- پنچو اڑوا ۱۱- باؤنڈا سرکل سنٹر جماعتوں کا دورہ کیا۔

اجلاسات: چنچل بیل جماعت میں تربیتی جلسہ رکھا گیا۔ اس جلسے میں گردونواح کی جماعتوں سے بھی نمائندگی ہوئی۔ ہبلی - بیلندر - ڈمگی - یلندر - دیوی کپ، تمبور، نرگندر یہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ اس جلسے میں تقریباً ۲۰۰ سے زائد مرد وزن شریک تھے۔ اس جلسے کا گردونواح کی جماعتوں نے بہت اچھا اثر لیا۔ محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے مسلمانوں کا موجودہ کردار اور اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کیا۔ اِس طرح محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک وگووا نے امام مہدی کی آمد اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

ہیرے نتنی: ہیرے نتی میں مختصر تربیتی جلسہ رکھا گیا۔ جس میں ۵۰ سے زائد افراد شامل تھے۔ یہاں کے لوگ بھی احمدیت سے بہت ہی متاثر ہیں۔

مسجد کا سنگ بنیاد: محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون قادیان نے ۲ نومبائعین جماعتوں میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ۱- تنگ گری ۲- ہیلندر۔ یہ دونوں جماعتیں کافی پُرانی اور مضبوط ہیں۔ یہ دونوں تعمیراتی کام اپنے آخری مراحل پر ہیں۔ دُعا ہے کہ دونوں مساجد اسلام اور احمدیت کی حسین تعلیم کو پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔ آمین

دیگر مندرجہ بالا جماعتوں میں محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک وگووا اور محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون قادیان نے موقع اور مناسبت سے نصائح فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔

ان نومبائعین جماعتوں کے علاوہ شہری جماعت شموگہ وہبلی میں بھی محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون قادیان کی آمد پر تربیتی اجلاسات رکھے گئے۔ الحمدللہ (طارق احمد انچارج دفتر امیر صاحب صوبائی کرناٹک)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھٰذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 13940 : میں عبدالمالک ملکانہ ولد مکرم عبدالرحیم صاحب ملکانہ مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آج بتاریخ ۱۷-۱-۰۴ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی بھی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ مجھے کچھ رقم میرے والد مرحوم کے ترکہ میں ملی ہے وہ مبلغ ۱۰۷-۹۹ روپے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اِس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ جب بھی کوئی ذریعہ آمد ہوگا اِس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا۔ اور آئندہ جو بھی میری جائیداد ہوگی۔ اِس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

گواہ شدہ	العبد	گواہ شد
غلام نبی کارکن دفتر	عبدالمالک ملکانہ	محمد نعمان کارکن دفتر

وصیت نمبر 15263: میں امۃ الہادی خلّت زوجہ محترم محمد ارشد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۳-۴-۱ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری درج ذیل منقولہ جائیداد ہے۔

زیور طلائی (۱) سیٹ ایک عدد وزن 20.020 گرام (۲) ایک جوڑی کانٹے 17.800 گرام
(۳) کڑا ایک عدد وزن 10.050 گرام (۴) انگوٹھیاں ۲ عدد 17.680 گرام
(۵) انگوٹھی ایک عدد ۱۴ کیرٹ 4.040 گرام (۶) ایک جوڑی ٹاپس 6.700 گرام
(۷) لاکٹ ایک عدد 2.500 گرام (۸) کوکا 0.300 گرام
کل وزن طلائی زیور 79.090 گرام قیمت 41126-80 روپے اندازاً۔
زیور نقرئی (۱) سیٹ ۳ عدد وزن ۹۰ گرام (۲) پازیب ایک عدد ۸۰ گرام (۳) بریسلیٹ ایک عدد ۶۰ گرام
(۴) بالی کان کی ایک عدد 08 گرام (۵) ہار ایک عدد ۳۵ گرام
کل وزن ۲۷۳ گرام قیمت -/2047 اندازاً حق مہر ۲۰ ہزار روپے بذمہ خاوند ہیں۔

اس وقت میری کوئی ذاتی آمد نہیں ہے ماہانہ خورونوش پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی اس وقت ماہانہ -/۳۰۰ روپے پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد ارشد ولد محترم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم قادیان	امۃ الہادی خلّت	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15273: مَیں داؤد احمد ناصر ولد محترم ناصر احمد صاحب فوجی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۵-۱-۰۴ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) ننگل میں رہائشی مکان ہے۔ زمین والد صاحب نے دی ہے۔ مکان خاکسار نے بنایا ہے۔ اندازاً دو مرلہ زمین ہے۔ اس کا خسرہ نمبر نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/۳۰۴۲ روپے ہے۔ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	داؤد احمد ناصر	مظفر احمد ناصر

وصیت نمبر 15274: میں رحیمہ خاتون زوجہ محترم داؤد احمد صاحب ناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۵-۱-۰۴ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردیگئی ہے۔ زمین ۵ مرلہ ننگل باغبانہ خسرہ نمبر 6R/-2-9/1 از طرف والد صاحب قیمت -/40,000 روپے

حق مہر -/10000 روپے بذمہ خاوند

زیو طلائی (۱) ایک عدد سیٹ 29.720 گرام 23 کیریٹ	14980-00
(۲) انگوٹھی الیس اللہ ایک عدد 3.810 گرام 23 کیریٹ	1920-00
(۳) ایک جوڑی بالی 3.130 گرام	1380-00
(۴) ناک کا کوکا 0.370 گرام	160-00
میزان	18440-00

زیورات نقرئی

(۱) چابی کا گچھا 26.540 گرام	110-00
(۲) ایک چاندی کا سیٹ 26.750 گرام	180-00
(۳) پازیب ایک جوڑی 33.970 گرام	135-00
(۴) بالی ایک جوڑی 3.400 گرام	24-00
(۵) انگوٹھی ایک عدد 1.800 گرام	15-00
میزان	464-00

میرا گزارہ خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/300 روپے ہے۔
میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
داؤد احمد ناصر	رحیمہ خاتون	محمد انور احمد قادیان

دعائے مغفرت

● افسوس محترم جمال الدین صاحب آف گارلہ پہاڑ بوجہ ہارٹ اٹیک عمر 55 سال مورخہ 27.1.04 کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے قریباً عرصہ 22 سال قبل چنتہ کنٹہ میں احمدیت قبول کی تھی بہت خوبیوں کے مالک تھے تبلیغ کا جنون تھا اسی وجہ سے قریب تحصیل گدوال میں آپ کی شدید مخالفت تھی آپکے اپنے گاؤں گارلہ پاڑ میں آپ کے نیک اثر سے آپکے بھائی والدہ اور بھاوج بچوں نے احمدیت قبول کی آپ کی لگن اور احمدیت سے عشق کی وجہ سے ایک معلم ان کے گاؤں میں خدمت پر مامور ہیں مرکزی نمائندگان سے حد درجہ عقیدت تھی مرحوم کو اس بات کی بے حد تمنا تھی کہ احمدیت اطراف اکناف علاقوں میں پھیل جائے اور لوگ جوق در جوق احمدیت قبول کریں آپ نے اپنے بچوں کی شادیاں احمدیوں میں کیں اور اپنے بھائی کے ایک بچے کو قادیان تعلیم کیلئے بھیجا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 03 کے اپنے خطاب میں جمال الدین صاحب کا اس رنگ میں ذکر فرمایا کہ جمال الدین صاحب نے اپنے کاروبار میں منافع ہونے پر ایک خطیر رقم مبلغ پچیس ہزار روپے مالی قربانی میں ادا کی آپ کی وفات پر تمام احباب چنتہ کنتہ اور کثیر غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(پی ایم محمد رشید مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ چنتہ کنٹہ)

● خاکسار کے والد مکرم جناب شیخ عبداللطیف صاحب ساکن سیمل پاڑہ ڈاکخانہ سونگڑہ (اُڑیسہ) مورخہ ۱۳-۳-۰۴ صبح ۱۰ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۷۵ء میں بیعت کی اور سخت مخالفت کا سامنا کیا۔ غیر احمدیوں نے کلیتاً بائیکاٹ کر دیا تھا۔ آنے جانے کے راستے بھی بند کر دیئے تھے۔ لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ موصوف نیک فطرت صاف گو اور دینی علوم کے حامل تھے۔ اردو کے علاوہ فارسی کا بھی اچھا علم تھا۔ گاؤں سیمل پاڑہ کے اکثر احباب ان کے شاگرد تھے اور انہیں قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ وفات سے بیس دن قبل اچانک آپ کے جسم کا دایاں حصہ فالج سے متاثر ہوا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار اہلیہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اعانت بدر -/۱۰۰ روپے) (شیخ ھارون رشید مبلغ سلسلہ بھاگلپور)

آئینہ پاکستان

جہادی علماء کو جہادیوں سے ہی خطرہ

روزنامہ 'خبریں' پاکستان کے مطابق کراچی کے جمشید کوارٹرز تھانے کی حدود میں آٹھ سے دس نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے غوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث اور ممتاز عالم دین مولانا مفتی نظام الدین شامزئی کو قتل کر دیا۔ قتل کی خبر سنتے ہی شہر بھر میں فسادات پھوٹ پڑے۔ مشتعل افراد نے تھانے، تین سینما گھروں، ۲ بینکوں، پٹرول پمپ اور درجنوں گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔ تین پولیس اہلکاروں اور ایک رینجرز اہلکار سمیت ۲۱ افراد زخمی ہوگئے۔ مشتعل افراد نے جمشید کوارٹرز تھانے پر حملہ کر دیا اور آگ لگا دی۔ پولیس اہلکاروں سے اسلحہ چھین لیا۔ آگ لگنے سے حوالات سے ملزم فرار ہوگئے۔ مظاہرین نے تھانے کے قریب کھڑی سب انسپکٹر کی کار اور کئی موٹر سائیکلوں کو بھی نذر آتش کر دیا۔ اس موقع پر مظاہرین نے حبیب بینک اور یو بی ایل کی برانچ کو بھی آگ لگا دی جمشید کوارٹرز میں ایدھی کا ایمرجنسی بوتھ توڑ دیا اور ایمبولینس چھین لی۔ درجنوں مشتعل افراد نے مزار قائد پر دھاوا بول دیا اور مزار قائد کے احاطے میں واقع کیبنوں اور دکانوں میں گھس کر توڑ پھوڑ کی اور سامان لوٹ کر لے گئے۔ ہنگامہ آرائی کے دوران پولیس خاموش تماشائی بنی رہی جبکہ ایک موٹر سائیکل کو بھی نذر آتش کر دیا۔ مزار قائد کے واقع قائد اعظم اکیڈمی لسبیلہ ٹریفک پولیس چوکی بھی نذر آتش کر دی گئی۔ گلشن اقبال نیپا چورنگی میں کار اور موٹر سائیکل، گرومندر کے قریب شیل کا پٹرول پمپ نذر آتش کر دیا طارق روڈ پر مشتعل افراد نے پان کا کیبن اور اخبار کا سٹال نذر آتش کر دیا۔ گلشن اقبال میں مشتعل افراد نے گلشن برج کے قریب کارسن کمپلیکس میں قائم شراب کی دوکان پر حملہ کر دیا۔ وہاں موجود شراب کی سینکڑوں بوتلیں نکال کر توڑ دیں اور گاڑیوں پر پتھراؤ کیا جبکہ سڑکوں پر ٹائر جلائے۔ نیپا چورنگی پر مشتعل افراد نے امریکی ریسٹورنٹ میں توڑ پھوڑ کی اور ایک ہسپتال کو نذر آتش کر دیا۔ مشتعل افراد نے سہراب گوٹھ پر ہنگامے کئے۔ ٹریفک سگنل توڑ دیئے اور پولیس چوکی کو نذر آتش کر دیا۔ افراد نے گلستان جوہر میں ٹریفک پولیس چوکی کو نذر آتش کر دیا جبکہ ایم اے جناح پر واقع پولیس چوکی کو بھی آگ لگا دی۔ ابوالحسن اصفہانی روڈ، قائد آباد، گلشن اقبال، گوٹھ اور فیڈرل بی ایریا میں بھی ہنگامہ آرائی ہوئی۔ صنعتی ایریا میں بھی ایک پولیس چوکی کو نذر آتش کر دیا گیا۔ مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت کے خلاف حیدر آباد میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ سوسائٹی چوک میں بعض مشتعل مظاہرین نے دکانوں پر پتھراؤ بھی کیا۔ سکھر، کوئٹہ سمیت کئی شہروں میں بھی مظاہرے کئے گئے اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا جس میں حکومت اور امریکہ کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ مفتی نظام الدین کی نماز جنازہ اتوار کی شب جامعہ اسلامیہ بنوری میں مغرب کی نماز کے بعد ۸ بج کر ۹ منٹ پر ادا کی گئی۔ نماز جنازہ سے قبل نامعلوم افراد نے ہوائی فائرنگ کر دی جس کے بعد پولیس نے بھی جوابی کارروائی کی اور آنسو گیس کے شیل استعمال کئے۔ فائرنگ اور شیلنگ کا سلسلہ تقریباً ۱۵ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد پولیس کے اعلیٰ افسران اور جامعہ بنوری ٹاؤن کی انتظامیہ نے مداخلت کر کے صورتحال پر قابو پایا۔

مذکورہ واقعہ بتاتا ہے کہ یہ "جہادی علماء" زندگی میں بھی فساد کراتے رہے اور ان کے بعد بھی فسادات کی آگ بھڑک رہی ہے۔

دوسری طرف اگلے ہی روز ۱-۶-۰۴ کو اس قتل کے جواب میں شیعوں کی مسجد پر سنیوں نے حملہ کر دیا۔ خبروں کے مطابق پاکستان کے جنوبی شہر کراچی میں شیعوں کی ایک مسجد کے اندر نماز مغرب کے دوران بم کے ایک دھماکہ سے کم از کم ۱۴ افراد ہلاک ہوگئے۔ کراچی کے لیاقت نیشنل ہسپتال میں ایک ڈاکٹر نے کہا کہ ہم لوگوں کو ۱۶ لاشیں مل گئی ہیں۔ گذشتہ روز شہر میں پاکستان کے اکثریتی سنی فرقہ کے ایک سینئر عالم کے قتل کے بعد کراچی میں شیعہ سنی تشدد کا خوف بہت بڑھا ہوا ہے۔ دھماکہ کے بارے میں ڈاکٹروں نے بتایا کہ شہر کے تین ہسپتالوں میں کل ۱۳ لاشیں پہنچ چکی ہیں۔ غصے میں آئے لوگوں نے مسجد کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ اور یہ باتیں کہی جارہی ہیں کہ عمارت کے اندر مزید لاشیں پڑی ہوں گی۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس بم دھماکہ میں ۵۵ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس سال مئی کے شروع میں شیعہ مسجد میں ہوئے حملے میں ۲۴ افراد ہلاک اور ۱۲۵ دیگر زخمی ہوگئے تھے۔

پاکستان میں ملائیت کی تبلیغ کے کڑوے پھل

بی-بی-سی کے ایک نشریہ کے مطابق پاکستان میں گزشتہ ۲۰ سال میں ملائیت کی جس انداز میں تبلیغ کی گئی ہے وہ اب فوج سمیت زندگی کے ہر شعبے میں اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ بی بی سی نے اپنی خصوصی رپورٹ "ملائیت، ضیاء سے مشرف تک" میں کہا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں کئی بغاوتیں ہوئی ہیں ان سب میں قدر مشترک یہ تھی کہ ان میں براہ راست فوج یا فضائیہ کے افسر ملوث تھے جبکہ صدر مشرف کے خلاف بغاوت میں عام فوجی ملوث پائے گئے ہیں جس سے پاک فوج میں ایک نئے رجحان کا پتہ چلتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق صدر مشرف کے حالیہ انٹرویو سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے خلاف سازش کرنے والے سپاہیوں کا تعلق کسی مذہبی گروپ سے ہے جو صدر مشرف کی پالیسیوں سے ناراض ہے۔ جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں نہ صرف دوسرے شعبوں میں بلکہ خود فوج میں بھی مذہب کو کچھ اتنا اچھالا گیا کہ افسر تو اس سے متاثر ہوئے ہوں یا نہیں لیکن ایک عام سپاہی پر اس کا جواثر ہونا تھا وہ ہوا۔ ملک میں ہر معاملہ کفر اور الحاد کی جنگ بن کر رہ گیا صدر مشرف نے اپنے انٹرویو میں اگرچہ تسلیم کیا ہے کہ انہیں اس طرح کے حملوں کا اب بھی خطرہ ہے لیکن انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ ملک سے ملائیت کو ختم کر کے دم لیں گے۔ یہ کام وہ اکیلے نہیں کر سکتے نہ کسی بیرونی طاقت کی مدد سے کر سکتے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق اس کیلئے انہیں خود سیاسی فراخدلی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

(بحوالہ روزنامہ خبریں آن لائن ایڈیشن ۳۱ مئی ۲۰۰۴ء)

✿✿✿✿✿

صحت کی عالمی تنظیم کے مطابق سن ۲۰۱۰ تک دنیا میں سب سے زیادہ دل کے بیمار بھارت میں ہونگے

کولمبیا یونیورسٹی کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آئندہ دل کی بیماریاں اور دوروں میں اضافہ ہونے والا ہے۔ عالمی قلب یونین کے ممبر پروفیسر فلپ ولسن کے مطابق اس تعلق میں قبل از وقت تنبیہہ کر دی گئی ہے تاکہ اس کو روکنے کے اقدام کئے جا سکیں۔ ایشیا میں آج بھی دل کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور مستقبل میں اس کے بہت بڑھ جانے کا اندیشہ ہے دلی سکارٹ تنظیم برائے قلب دنیا کی سب سے معروف تنظیموں میں سے ایک ہے۔ یہاں ہر روز ۳۵۰ سے زیادہ دل کے معاملے آتے ہیں۔ تین ہزار انجیو پلاسٹی چار ہزار سے زیادہ دل کے آپریشن اور بارہ ہزار انجیوگرافی یہاں ہر سال کئے جاتے ہیں۔ صحت کی عالمی تنظیم کے مطابق سن ۲۰۱۰ء تک دنیا میں سب سے زیادہ دل کے بیمار بھارت میں ہونگے!

معمول زندگی میں تھوڑا سا بدلاؤ لا کر مثلاً ہلکی اور متوازن غذا، بیڑی سگریٹ اور تمباکو سے بنی اشیاء کا استعمال نہ کر کے نیز ورزش کے ذریعہ دل کی اکثر بیماریوں کو جنم لینے سے پہلے ہی روکا جا سکتا ہے۔

سگریٹ نوشی پر پابندی

حال ہی میں بھارت کی حکومت نے پبلک جگہوں پر سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کر دی ہے جن میں بس اسٹینڈ ریلوے سٹیشن ہوائی اڈہ اور سینما ہال جیسی جگہیں شامل ہیں۔ ان جگہوں پر سگریٹ بیڑی پینے والوں کو دو سو سے دس ہزار روپے تک جرمانہ بھگتنا پڑ سکتا ہے یا پانچ سال کی قید ہو سکتی ہے۔

بھارت دنیا کا ساتواں ایسا ملک ہے جس میں پبلک جگہوں پر سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کرنے کے علاوہ سگریٹ تمباکو وغیرہ کے اشتہارات پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔

قبل ازیں آئرلینڈ میں بھی اس تعلق میں بڑا سخت قانون بنایا گیا ہے جہاں پبلک جگہوں پر بیڑی وسگریٹ پینے والوں کو چار ہزار ڈالر تک جرمانہ بھرنا پڑ سکتا ہے۔ قانون تو بہتر ہے لیکن کیا ہم بھارت میں اس پر مکمل طور پر عمل بھی کر پائیں گے۔

سکم کے راستے چین کا بھارت میں تجارتی دخل

گزشتہ سال جون میں چین نے سکم کے ناتھولہ درّے سے بھارت کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ کیا ہے۔ اس کے بعد اس سال چین میں سرکاری طور پر ورلڈ افیرز ایئر بک کے نقشہ میں سکم کو بھارت کا حصہ دکھایا گیا ہے جبکہ گزشتہ ۲۸ سالوں سے چین سکم کو ایک آزاد ریاست کے طور پر دکھاتا رہا ہے۔

چین نے اپنا سستا مال بھارت کے بازاروں تک پہنچانے کا ایک اچھا رستہ نکالا ہے۔ لیکن یہ بات بھولنی نہیں چاہئے کہ اب بھی بھارت کا ایک بڑا حصہ چین کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے معروف کالم نگار اشیش سرکار مشورہ دیتے ہیں کہ بھارت کو اس سلسلہ میں پھونک پھونک کر قدم اُٹھانا چاہئے۔

✿✿✿

طلباء کے لئے

خالصہ کالج امرتسر

خالصہ کالج امرتسر میں مختلف کورسز کیلئے پراسپیکٹس ۲۹ مئی سے مل رہا ہے قیمت -/125 روپے ہے۔ ضرورتمند طلباء فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے دفتری اوقات میں (چھٹیوں کے سوائے) صبح ۹ بجے سے شام چھ بجے تک ملا جا سکتا ہے۔

فیکس: 0183-22258097

فون: 0183-22258097

email : sadhillon@khalsacollege.org

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 8 June 2004 Issue No 23

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

''انہوں نے مجھے احمدیوں کے متعلق جنرل ضیاء الحق کی مخصوص قانون سازی پر خوب لتاڑا بلکہ مجھ سے بین الاقوامی برادری کے روبرو اپیل کی کہ اپنی حکومت کو قائداعظم کے مذہبی رواداری سے متعلق اصول اپنانے کی تلقین کروں''

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں جسٹس جاوید اقبال کی پسپائی کی آپ بیتی

علامہ اقبال کے بیٹے جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال ریٹائرڈ 1984ء میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک سیمینار بعنوان ''مذہبی رواداری'' میں حکومت پاکستان کی طرف سے شریک ہوئے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے وہ اپنی کتاب ''اپنا گریبان چاک'' میں تحریر فرماتے ہیں۔ یہ مضمون ہم (الفضل انٹرنیشنل 14.5.04 کے حوالہ سے شائع کر رہے ہیں)

''اسی سال (1984 ناقل) مجھے حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ''مذہبی رواداری'' کے موضوع پر ایک سیمینار میں شرکت کے لئے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) بھیجا مجھے احساس تھا کہ اس سیمینار میں پاکستان نے احمدی اقلیت سے متعلق جو قانون سازی کر رکھی ہے اُس پر بین الاقوامی برادری کے سامنے کوئی نہ کوئی تسلی بخش جواب دینا پڑے گا۔ اس لئے میں نے وزارت خارجہ سے بریفنگ مانگی مگر وہ مجھے کچھ نہ دے سکے بلکہ جواب دیا کہ وزارت قانون سے پوچھوں۔ میں نے شریف الدین پیرزادہ صاحب سے رابطہ کیا مگر وہاں سے کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ بالآخر میں نے سیمینار میں علامہ اقبال اور قائداعظم کے فرمودات کے حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بانیان پاکستان مذہبی رواداری سے متعلق کیا خیالات رکھتے تھے۔ مگر جنیوا میں احمدیوں کا مشن بھی سیمینار میں آبزرور کے طور پر حصہ لے رہا تھا۔ انہوں نے مجھے احمدیوں کے متعلق جنرل ضیاء الحق کی مخصوص قانون سازی پر خوب لتاڑا بلکہ مجھ سے بین الاقوامی برادری کے روبرو اپیل کی کہ اپنی حکومت کو علامہ اقبال اور قائداعظم کے مذہبی رواداری سے متعلق اصول اپنانے کی تلقین کروں۔ میرا موقف یہی تھا کہ یہ قانون سازی احمدی برادری کے خلاف نہیں بلکہ ان کے تحفظ کی خاطر کی گئی ہے تاکہ وہ مسلم اکثریت کے غیض وغضب کا نشانہ نہ بنیں۔ مگر بین الاقوامی برادری نے میرے دلائل مسترد کر دیئے اور اس مسئلہ پر جو بھی قرار دادیں پائیں سب کی سب پاکستان کے خلاف تھیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ جنرل ضیاء الحق کے زمانے ہی سے بین الاقوامی برادری میں پاکستان کا تصور مذہبی طور پر ایک تنگ نظر اور متشدد ریاست کے ابھرا۔ میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا کہ جب بانیان پاکستان کی نگاہ میں پاکستان ایک وسیع النظر اور روادار ریاست بنا تھا تو پھر مذہبی طور پر وہ تنگ نظر اور متشدد ریاست کیوں کر بن گئی؟'' (اپنا گریبان چاک صفحہ ۱۹۲۔۱۹۱)

بانئ پاکستان کی تصریحات اور وعدوں کے برخلاف پاکستان ایک مذہبی طور پر تنگ نظر اور متشدد ریاست ایسے بنا کہ جیسے جیسے تنگ نظر ملانوں کے مطالبات کے سامنے حکومتیں جھکتی چلی گئیں وہ قدم بقدم طاقت پکڑتے گئے۔ حکومتوں نے ان کو امتیازی قوانین (اینٹی احمدیہ۔ بلاسفیمی لاز اور جداگانہ انتخاب وغیرہ) کے اسلحہ سے لیس کر کے اور بھی مضبوط کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پاکستان پر چھائے تعصب کے سیاہ اندھیروں کے ذمہ وار ہیں۔ جسٹس جاوید اقبال نے جو سوال اٹھایا تھا انہوں نے اس کا خود ہی جواب بھی دے دیا ہے۔

فرماتے ہیں'' ہم نہ تو جدید ہیں نہ لبرل، نہ جمہوریت نواز نہ فلاح پسند بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ہم صحیح معنوں میں اسلام کے پیروکار بھی نہیں۔ شائد اسی سبب پاکستانی اسلام ہماری قومی یک جہتی اور اتحاد کا باعث نہیں بن سکا۔ ہم ''ملت مسلمین'' کہلانے کے مستحق نہیں۔ ہم تو محض فرقوں، قومیتوں اور قبیلوں پر مشتمل ''ہجوم مسلمین'' ہیں۔

اسی پس منظر میں جنرل ضیاء الحق نے اقتدار غصب کرتے ہی ایک نئے تجربے کی ابتداء کی۔ انہوں نے پاکستانیوں کو اچھے مسلمان بنانے کی خاطر بھٹو کی عطا کردہ اصلاحات (قادیانیوں کو اقلیت قرار دو، جمعے کی چھٹی کرو۔ گھڑدوڑ بند کرو، شراب بند کرو) کی سمت مزید آگے قدم بڑھانے کی ٹھانی۔ اس کے نتیجہ میں قادیانیوں پر اسلامی شعائر استعمال کرنے کی پابندی لگا دی گئی۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں تمیز کرنے کی خاطر ہر قسم کے فارموں میں مذہب کا اندراج کرنا ضروری قرار پایا۔ کسی منصب کا حلف لیتے وقت بھی یہ حلفی بیان دینا اہم تھا کہ مخلف قادیانی نہیں ہے وغیرہ۔

علاوہ ان کے قرون وسطیٰ کے عہد کے فقہی اسلام کی کڑوی دوا کی چند خوراکیں پاکستانیوں کو پلوانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ''توہین رسالت'' کا قانون بنا جس کے سبب غیر مسلم اقلیتوں میں خوف وہراس پھیلا، شریعت کورٹ قائم ہوا۔ جہاں خصوصاً سرقہ، حربہ، زنا وغیرہ کے کیس سنے جاتے تھے اور مجرموں کو اسلامی سزائیں دی جانی مقصود تھیں۔ (جو ثبوت کا معیار بہت مشکل ہونے کے سبب آج تک نہیں دی گئیں) اس عدالت کے جج صرف مسلمان ہو سکتے تھے اور صدر جنرل ضیاء الحق کے رحم وکرم پر تھے چونکہ وہی ان کو مقرر کرنے اور ہٹانے کا اختیار رکھتے تھے۔ گویا ان اسلامی ججوں کو وہ آزادی ضمیر بھی حاصل نہ تھی جو سیکولر عدالتوں کے ججوں کو ''معلق'' دستور میں حاصل تھی۔ علاوہ اس کے اس عدالت کو اسلامی عائلی قوانین اور عائلی معاملات سے متعلق کیس سننے کا اختیار بھی نہ تھا۔ پہلے یہ تجربہ کیا گیا کہ ہائی کورٹوں ہی میں شریعت بنچ بنا دی جائے اور ابتدائی دور میں ہائی کورٹ لاہور کے دو ججوں پر مشتمل شریعت بنچ میں میں سینئر جج کے طور پر بیٹھا تھا۔ لیکن بعد ازاں بعض علماء کے مشورے پر اس عدالت کو علیحدہ فیڈرل نوعیت کا بنا دیا گیا۔

جہاں تک اسلامی قانون سازی کا تعلق ہے اس ضمن میں حدود آرڈیننس نافذ کیا گیا۔ نیز ضابطہ قانون شہادت میں عورت کو گواہی نصف کر دی گئی اور چند مزید ایسی تبدیلیاں لائی گئیں جو آج کے زمانے کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتیں۔ ضرب خفیف اور ضرب شدید کے قانون میں بھی آنکھ کے بدلے آنکھ کے اصول پر تبدیلیاں ہوئیں جن کے تحت سزا دیتے وقت ججوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

خیر یہ تو مختصر سا خاکہ اس ''اسلامائزیشن'' کا ہے جو جنرل ضیاء الحق نے ملک میں نافذ کی مگر ہم پر ان اصلاحات کا نہ تو کوئی روحانی اثر ہوا نہ اخلاق بلکہ سنگین جرائم میں کمی کی بجائے روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پاکستان میں خصوصی طور پر عورتوں سے متعلق کئی نئے قسم کے جرائم مشاہدے میں آئے جن کی پہلے کوئی مثال موجود نہ تھی مثلاً پنجاب میں مردہ خواتین کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ زیادتی کرنے کے دو واقعات پیش آئے اور شرعی عدالت کیلئے یہ طے کرنا مشکل تھا کہ جرم زنا بنتا ہے یا نہیں پھر مخالف پارٹی کے مردوں نے کسی خاندان کی خواتین کو (بوڑھی عورتوں، جوان اور چھوٹی عمر کی بچیوں سمیت) الف ننگا کر کے انہیں بازار میں نچوایا اور مردوں نے مل کر ان کے گرد بھنگڑا ڈالا۔ نیز حدود آرڈیننس کا بالخصوص عورتوں کے معاملے میں غلط استعمال کیا گیا۔ بطور جج لاہور، بہاولپور، ملتان اور راولپنڈی کے بنچوں پر میرے سامنے مستغیث پارٹی اور پولیس کی اس دیدہ دانستہ دھاندلی کے بعض ایسے کیس آئے کہ میں حیران رہ گیا''

(ایضاً صفحہ ۱۷۳۔۱۷۲)

عدل کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ حکومتی عہدوں کو خدا کی امانت سمجھا جائے اور ان عہدوں کو ان کے سپرد کیا جائے جو ان کے سب سے زیادہ اہل ہوں لیکن پاکستان میں کسی کے متعلق اگر شک بھی ہو کہ وہ احمدی ہے تو اس کو اس کے حق سے صرف مذہب کی بنیاد پر محروم رکھا گیا۔ وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے جسٹس سعد سعود جان کو صرف اس لئے لاہور ہائی کورٹ کا چیف جسٹس نہ بنایا کہ ان کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ وہ قادیانی ہیں۔

جسٹس جاوید اقبال لکھتے ہیں:-

''فرمایا آپ اپنی جگہ چیف جسٹس بننے کی سفارش کس کیلئے کریں گے؟ میں نے کہا میرے بعد سب سے سینئر جج سعد سعود جان ہیں جو لائق بھی ہیں اور قابل ستائش بھی۔ مگر وہ تو قادیانی ہیں جونیجو نے اعتراض کیا۔ سر اوّل تو وہ اعلانیہ کہتے ہیں کہ میں قادیانی نہیں ہوں دوم وہ جمعہ کی نماز بھی ہمیشہ اسی جی او آر کی مسجد میں پڑھتے ہیں جہاں دیگر مسلمان پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر وہ قادیانی ہوں بھی تو کیا مذہبی عقائد کے سبب ان کی سینارٹی اور میرٹ کو نظر انداز کر کے ان کا حق مارنا جائز ہے؟ اس سوال کا جواب جونیجو کے پاس کوئی نہ تھا'' (ایضاً صفحہ ۱۹۵)

پس پاکستان پر چھائی ہوئی تنگ نظری انتہاپسندی اور فتنہ وفساد کی اصل وجہ عدل سے انحراف ہے۔ روشنی چاہتے ہو تو عدل کے دیئے جلاؤ۔

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

☆☆☆

بدر میں
کاروباری اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)